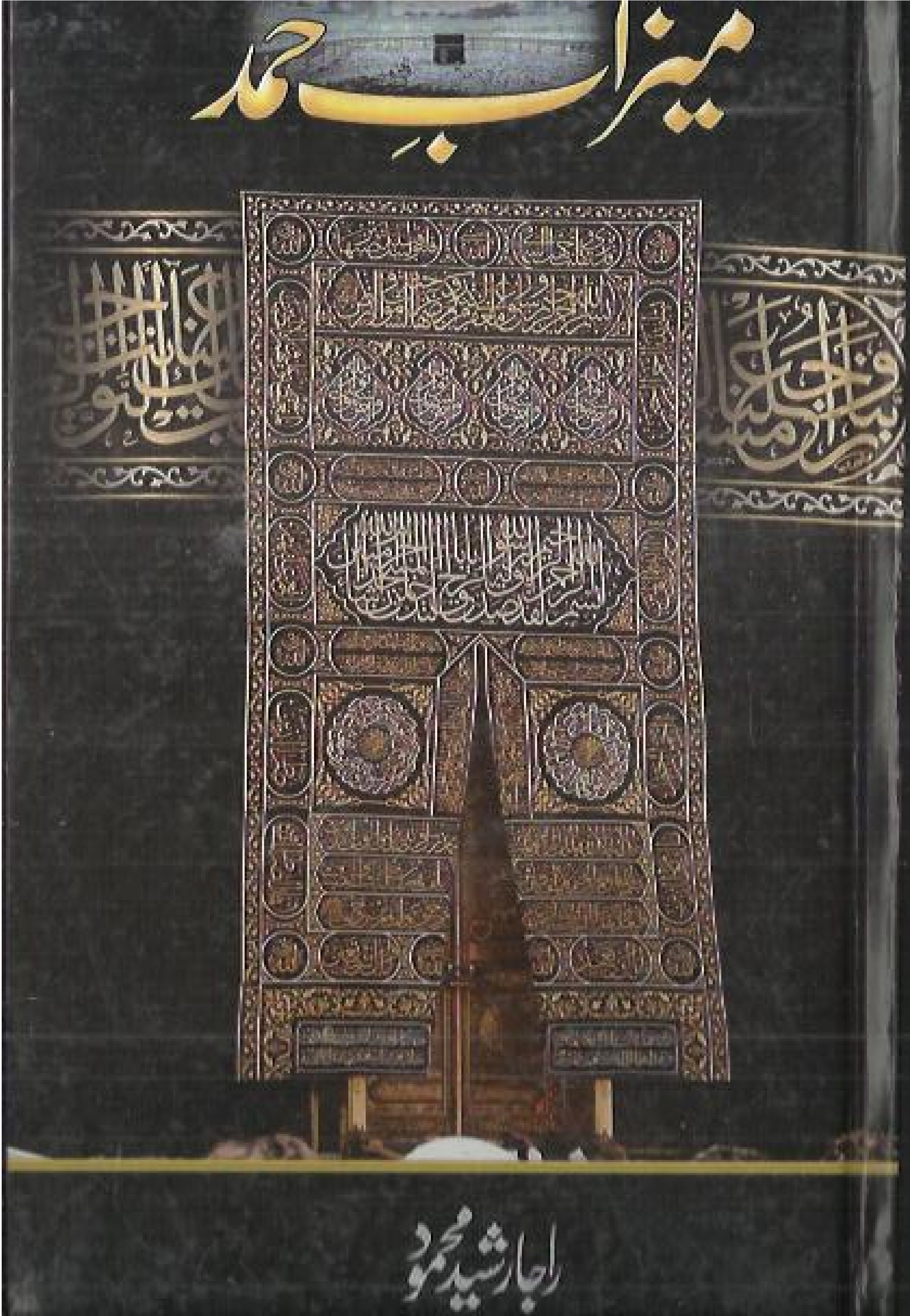

میزابِ حمد
راجا رشید محمود

حمد میں نعت، بجود تحیت، غنائے شہ زمن اور تحمید رحمان

کے بعد

شاعرِ نعت کا پانچواں مجموعہ حمد

# میزابِ حمد

حمد گو:

شاعرِ نعت راجا رشید محمود

ناشر:

مدنی گرافکس (رجسٹرڈ)

مجموعۂ حمد : میزابِ حمد

حمد گو : راجا رشید محمود

کمپوزنگ/ڈیزائننگ : اظہر محمود (مدنی گرافکس)

پروف خوانی : ڈاکٹر شہناز کوثر

(ڈپٹی ایڈیٹر ماہنامہ "نعت" لاہور)

صفحات : ۱۴۴

اشاعت اول : ۲۰۱۲

ہدیہ : ۲۰۰ روپے

مدنی گرافکس (رجسٹرڈ)

قب مزار قطب الدین ایبک، نیو انارکلی لاہور فون:042-7230001

"جہانِ حمد" اور "ارمغانِ حمد"

کی تشویقِ حمد

کے نام

# میزابِ حمد

۱ کی توجّہ جب مِری جانب ذرا اللہ نے
حق پہ ڈٹنے کا دیا ہے حوصلہ اللہ نے ۱۱،۱۲

۲ مارے ہیں ہاتھ پاؤں جس نے بھی فکر و فن میں
کی ہے ثنائے مالک شعروں کے پیرہن میں ۱۳،۱۴

۳ قریب شہ رگِ جاں مالکِ کونین رہتا ہے
وہ جس کا چشمۂ رحم و کرم ہر وقت بہتا ہے ۱۵،۱۶

۴ بندے کے دل پہ رب سے کرے گر وفا نزول
ہو لطفِ رب کا اس پہ کئی سو گُنا نزول ۱۷،۱۸

میرے غُفرانِ معاصی کا جو امکان ہوا
حمدِ خالق مِرے افکار کا عنوان ہوا ۱۹،۲۰

بچاتا ہے ہر اک تکلیف سے صبح و مسا مالک
کہ ہے حاجت روا مالکؐ کہ ہے مشکل کُشا مالک ۲۱،۲۲

سب کے لیے رکھی تھیں خدا نے حجابیاں
محبوب ﷺ کے لیے تھیں مگر بے نقابیاں ۲۳،۲۴

ہونٹوں پہ تجھے حمد و مناجات مبارک
الطاف و عطایا و عنایات مبارک ۲۵،۲۶

کبھی کبھی کی نہیں ہےؔ یہ ہے سدا کی صدا
قبولِ خاطرِ خالق ہے یوں ثنا کی صدا ۲۷،۲۸

تم سے حرا کا جب کرے کہسار گفتگو
سننا ؔ وہ حمد کی بقا آثار گفتگو ۲۹،۳۰



۱۱ تحمید کی کشتی ہے رواں موجِ بیاں میں
''خوشبو ہے دہن میں مِرے تاثیر زباں میں'' ۳۱،۳۲

۱۲ ارشادِ نبی ﷺ اصل میں خالق کا ہے فرماں
ہے ذات کے عرفان سے رحمان کا عرفاں ۳۳،۳۴

۱۳ ہم بھول جائیں جس کے ہوتے ہوئے خدا کو
کرنا ہی کیا ہے ہم کو اس فہمؔ اس ذکا کو ۳۵،۳۶

۱۴ میں نے خوش قسمتی سے اپنائی
حمدِ ربِ جہاں کی دانائی ۳۷،۳۸

۱۵ ہے کعبہ جو ایوانِ شہِر مقدس
ہے دراصل شریانِ شہِر مقدس ۳۹،۴۰

۱۶ فضلِ رب سے جو ہُوا ناصر و یاور ادراک
ہو گیا حمد کا اور نعت کا مصدر ادراک ۴۱،۴۲

۱۷ جو بھی ثنائے خالقِ کُل میں مگن رہا
اس حمد خواں کا روحِ امیںؔ ہم سخن رہا ۴۳،۴۴

۱۸ کریں تغلیط پہلے تو جو ہم اپنی اناؤں کی
پزیرائی ہو رب کے ہاں یقیناً التجاؤں کی ۴۵،۴۶

۱۹ خدا نے چکھنے کو اور بولنے کو ہمیں عطا کی جو اک زباں ہے
یہ خالقیت کوؔ رازقیت کو مان لینے کا امتحاں ہے ۴۷،۴۸

۲۰ یوں ورائے عقل و فہم و علم ہے ذاتِ خدا
اس نے رکھا خود کو ہر حدِّ تعیّن سے ورا ۴۹،۵۰

رحم و رأفت کا، عطا و جود کا خوگر خدا
لطف فرما اپنے بندوں پر رہا اکثر خدا ۵۲،۵۱

جذبات رابطہ رہے، احساس رابطہ
کرتا ہوں رب سے یوں سرِ قرطاس رابطہ ۵۴،۵۳

نغمہ جو رب پاک کی حمد و ثنا کا ہے
اپنا وہی وظیفہ صباح و مسا کا ہے ۵۶،۵۵

حبیب پاک ﷺ کی ہم کو محبت رب نے کیا بخشی
یہ شکلِ اتباعِ مصطفیٰ ﷺ راہِ ہدیٰ بخشی ۵۸،۵۷

ہیں خط توحیدِ خالق ہی کے سیدھے، صاف اور گہرے
کوئی الحاد کے جتنے حروفِ منحنی کھینچے ۶۰،۵۹

ہے حاکمیتِ خالق کی سب ہمہ گیری
جہانِ امر میں قانونِ رب ہوا جاری ۶۲،۶۱

حمدِ رب کہنے کو ہے وفورِ لطافت لازمی
راستی اس میں ضروری ہے، متانت لازمی ۶۴،۶۳

جس کی کوئی ابتدا ہے اور نہ کوئی انتہا
ذاتِ خالق عقل میں انسان کی، آئے گی کیا ۶۶،۶۵

یہ جو شکوہ و جاہ پہ راغب ہے آن بان
رب جانتا ہے، وجہِ مصائب ہے آن بان ۶۸،۶۷

زبانِ پاک نبی ﷺ سے ہے رشتۂ الہام
دکھا رہی ہیں احادیث چہرۂ الہام ۷۰،۶۹



۳۱ کی ہے خدائے پاک نے تکمیلِ کائنات
ہو گی اسی کے حکم سے تحلیلِ کائنات ۷۲،۷۱

۳۲ خلاقِ مالک کا ہے اقرار ضروری
اس صدرِ حقائق کا ہے اظہار ضروری ۷۴،۷۳

۳۳ ہو جستجو جو تری اندمالِ غم کے لیے
تو سعی صرف رہے کعبے کے حرم کے لیے ۷۶،۷۵

۳۴ دیا خدا نے ہے ہم سب کو ارمغانِ حیات
نہ حرف "کن" سے تھا پہلے کہیں نشانِ حیات ۷۸،۷۷

۳۵ بس بندگی فروز ہو بندے کی بات بات
کام آئیں حمدِ خالقِ عالم میں کیا لغات ۸۰،۷۹

۳۶ نغمۂ حمد کسی شخص نے جب بھی گایا
زیرِ الطافِ خداوندِ دو عالم آیا ۸۲،۸۱

۳۷ بندہ جو رب کو قلب کے اندر مکیں کہے
امدادگار اس کو کہے اور معیں کہے ۸۴،۸۳

۳۸ سر جن کے سوئے کعبۂ رحمان جھکے ہیں
وہ لوگ رہِ طاعتِ سرور ﷺ میں بڑھے ہیں ۸۶،۸۵

۳۹ ثنائے رب میں جو ہے رنگِ جاوداں کی جھلک
یقیں کی روشنی میں کیا کسی گماں کی جھلک ۸۸،۸۷

۴۰ خالق کی بندگی کا ہے انعام دلکشی
آغاز دلکشی ہے تو انجام دلکشی ۹۰،۸۹

۴۱ ہر ایک دُنیا خدایا! ہے راجدھانی تری
ہے مہر و ماہ و کواکب میں ضوفشانی تری

۴۲ حسّانؓ و ابنِ رواحہؓ نے جب رہنمائی کی
رب و نبی ﷺ کی میں نے بھی مدحت سرائی کی

۴۳ ہمارے واسطے امن و سلامتی کا پیام
ہے سب نظاموں سے برتر بدیع رب کا نظام

۴۴ ہم کو محمودؔ دیا رب نے جو یہ جیون ہے
دیں کی حرمت پہ فقط وارنے کے کارن ہے

۴۵ بندے کی بندگی کا ہیں انعام راحتیں
دلکش ہیں، دل نشیں ہیں، دل آرام راحتیں

۴۶ جو بندگی میں دے نبی ﷺ کی پیروی عروج
وہ قدرتی عروج ہے، وہ واقعی عروج

۴۷ مصطفیٰ ﷺ کے بتانے پہ ہے اکتفا
ہے ورا ورنہ دانش سے ذاتِ خدا

۴۸ مشاہدات و دلائل پہ تو جو غور کرے
عطا و بخششِ رحماں سے اپنے دل کو بھرے

۴۹ اس جہاں میں مجھے حسنات کمانا یا رب!
تاکہ ممکن ہو مرا خلد کو جانا یا رب!

۵۰ پہلے تو حمد کیا میرے زیرِ قلم نہیں
کیا اس کے بعد مدحتِ میرِ اُمم ﷺ نہیں



۵۱ تھی مری رب سے عطا کی اُمید
پوری ہے حمد و ثنا کی اُمید

۵۲ انا کے قصر میں کر کے شگاف شام و سحر
کرو تو کعبۂ رب کا طواف شام و سحر

۵۳ ایک مظاہرہ الفت کا یہ قابلِ دید غفور کا ہے
"حسنِ ازل سے رُوحِ ابد تک نور ظہور حضور ﷺ کا ہے"

۵۴ قربِ شہ رگ میرے رحمان کا اک راز بھی ہے
نفسِ انسان ہی اس راز کا غماز بھی ہے

۵۵ قائم کرو خدا سے عقیدت کے دائرے
گھیرے میں تم کو لیں گے حقیقت کے دائرے

۵۶ رب کی ثنا کے ہیں سبھی جذبات محترم
ہے حمد محترم، ہے مناجات محترم

۵۷ ہاتھوں میں ذہن کے رہا ہے پرچمِ تصور
اور سُوئے حمدِ خالقِ کُل ہے رمِ تصور

۵۸ لے گیا مکہ مجھے وفورِ لطافت کا شعور
ہر قدم پہ مل گیا مالک کی نصرت کا شعور

۵۹ کام دے گی حشر میں بھی ہم کو توصیفِ خدا
باثمر ہر حال میں ہے نخلِ تحمید و ثنا

۶۰ ہیں جو خالق کی ثنا میں پارسا رطب اللساں
اس میں پائے ہم نے عاصی بھی سدا رطب اللساں

۶۱ بے نشاں رب کا ہے ہر نشاں بیکراں
لطف و اکرام کا ہے جہاں بیکراں ۱۳۲،۱۳۱

۶۲ ہیبت خدائے پاک کی ایسی ہیں نکہتیں
ہر دل کی خلوتوں میں جو بستی ہیں نکہتیں ۱۳۴،۱۳۳

۶۳ اشرفِ مخلوق خالق خاک کا پتلا ہوا
ارتفاعِ بندۂ رب تا بہ ثریا ہوا ۱۳۶،۱۳۵

۶۴ حق ادا حمدِ الٰہی کا کرے کیا کوئی
ہیں ورا فہم سے انسان کے شانیں اُس کی ۱۳۸،۱۳۷

۶۵ بندہ خدا کے در پہ ہے افگندہ سر قبول
اور اس کی ہے حلیم میں بھیگی نظر قبول ۱۴۰،۱۳۹

۶۶ میزابِ زر کے نیچے آنسو اگر بہائیں
سمجھیں کہ ہو گئی ہیں مقبول سب دعائیں ۱۴۲،۱۴۱

☆☆☆☆☆



# میزابِ رحمت

کی توجّہ جب مری جانب ذرا اللہ نے
حق پہ ڈٹنے کا دیا ہے حوصلہ اللہ نے
پا کے اپنے در پہ مجھ کو جُبّہ سا اللہ نے
کر دیا ہے دشمنِ حرص و ہوا اللہ نے
ظاہر و باہر حقیقت ہے کہ پیدا کر دیے
ایک حرفِ "کُن" سے یہ ارض و سما اللہ نے
میری خوشِ بختی کہ اپنے در پہ بُلوانے کے ساتھ
دے دیا ہاتھوں میں کشکولِ دعا اللہ نے
آگ دہکائی تھی اک جعلی خدا نے جو اُسے
جدِّ سرور (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لیے ٹھنڈا کیا اللہ نے

←

جو نہ اُٹھے تھے، نہ اُس کے بعد اٹھنے ہیں کبھی
دے دیے اک رات سب پردے اٹھا اللہ نے

رات میں ماہ و کواکب کو ضیائیں بخش دیں
دن میں اک فانوسِ خُورِ روشن کیا اللہ نے

بند روزی مومن و کافر، کسی پر بھی نہ کی
سائبانِ رزق تانا ہر جگہ اللہ نے

کائناتِ حمد و نعتِ مصطفیٰ (ﷺ) ہے سامنے
دل میں روشن کر دیا ایسا دِیا اللہ نے

اب نہ جب تک دیکھ لوں کعبے کو، چین آتا نہیں
حاضری بخشی ہے ایسی کیف زا اللہ نے

دین سے ہٹ کر، کریں کیوں آپ دُنیا کی طلب
ایسی کوشش کو کہا ہے ناروا اللہ نے

حمد گو تو اب کیا، پہلے سے پر محمودؔ کو
رکھا ہے محبوب (ﷺ) کا مدحت سرا اللہ نے

# میزابِ رحمت

مارے ہیں ہاتھ پاؤں جس نے بھی فکر و فن میں
کی ہے ثنائے مالک شعروں کے پیرہن میں

تعریف جو خدا کی ہے مومنوں کے لب پر
ہے غیر مُسلموں کے ہر گیت، ہر بھجن میں

خوشبو بکھیر دی ہے توحید کے بیاں نے
لالہ میں، موتیا میں، نسرین و نسترن میں

اللہ چاہتا ہے فکر و عمل میں سنگت
تیری زباں پہ وہ ہو، جو کچھ ہے تیرے من میں

پاتا نہیں سکینت جب کعبے حاضری کی
وہ دن گزارتا ہوں مجبوری کی اگن میں

سب ہاتھ کی لکیریں گائیں گی نعتِ سرور (ﷺ)
اُترے گی حمد میرے ماتھے کی ہر شکن میں

بارے میں المہیمن، قدّوس و کبریا کے
پہلا سوال ہو گا جب ہو گے تم کفن میں
جو کچھ ہے، سب کیا ہے تخلیق تیرے رب نے
ہو وہ خلاؤں میں یا دھرتی پہ یا گگن میں
میزابِ زر پہ ہوتی دیکھی نثار جب بھی
پائی ہے اک عقیدت سُورج کی ہر کرن میں
اپنے قریب رب نے کس کو بُلا لیا ہے
سرگوشیاں تھیں جاری تاروں کی انجمن میں
وردِ درودِ سرور (ﷺ) میں مُنہمک ہے احقر
اللہ ہے مُعاوِن میرا مری لگن میں
پاتے تھے مُلک میں جو زورِ بیاں میں خوشیاں
بیتِ خدا میں وہ سب پاؤ گے گُونگے پن میں
وہ رب کی نعمتوں پر تھوڑی توجّہ دے لے
چاہے خوشی جو بندہ دارِ غم و محَن میں
مصروفِ حمد ساری مخلوق ہے خدا کی
کوئی اُپج نہیں ہے محمودؔ تیرے فن میں



# میزابِ رحمت

قریب شہ رگِ جاں مالکِ کونین رہتا ہے
وہ جس کا چشمۂ رحم و کرم ہر وقت بہتا ہے
"یہ فرمانِ خداوندی ہے، یہ قرآن کہتا ہے"
مُہیمن اور کریم و ہادی و باقی بھی ہے خالق
صَمد بھی ہے، رءُوف و مُقسِط و کافی بھی ہے خالق
"یہ فرمانِ خداوندی ہے، یہ قرآن کہتا ہے"
بنائے ہیں ہر اک شے کے خدائے پاک نے جوڑے
ہیں تخلیق اُس کی یہ کہسار، پھل پھول اور یہ خوشے
"یہ فرمانِ خداوندی ہے، یہ قرآن کہتا ہے"
وہی دن شب کو اور دن کو شبِ ظلمت بناتا ہے
قُلوبِ اہلِ تقویٰ میں وہی تشریف لاتا ہے
"یہ فرمانِ خداوندی ہے، یہ قرآن کہتا ہے"
وہی بندوں کو عزّت اور ذلّت دینے والا ہے
اسی خالق کی ہے تخلیق، جو گورا ہے، کالا ہے
"یہ فرمانِ خداوندی ہے، یہ قرآن کہتا ہے"

ہے ظاہر اور باطن کا، خدا ہی جاننے والا
جو مومن ہے، وہ ہے اُس کی بڑائی ماننے والا
"یہ فرمانِ خداوندی ہے، یہ قرآن کہتا ہے"

نہ اُس کو نیند آتی ہے، نہ اُس کو اُونگھ آتی ہے
ہمیں تسبیحِ حمدِ کبریا ہر شے پڑھاتی ہے
"یہ فرمانِ خداوندی ہے، یہ قرآن کہتا ہے"

وہی ہے کرنے والا آسماں سے پانی کو نازل
وہی، جو کرتا ہے آساں ہر انساں کی ہر اک مشکل
"یہ فرمانِ خداوندی ہے، یہ قرآن کہتا ہے"

اِسی کے زیرِ فرماں ہے، جہانوں میں ہے جو کچھ بھی
زمین و آسماں میں ہے خدائے پاک کی شاہی
"یہ فرمانِ خداوندی ہے، یہ قرآن کہتا ہے"

وہ قادر بھی ہے ناصر بھی، وہ اوّل بھی ہے آخر بھی
وہی ہے سرورِ کونین (ﷺ) کا ناعت بھی، ذاکر بھی
"یہ فرمانِ خداوندی ہے، یہ قرآن کہتا ہے"

تغیّر اور تبدّل موسموں کا اُس کے تابع ہے
اسی کی حمد میں مصروفیت محمودؔ نافع ہے
"یہ فرمانِ خداوندی ہے، یہ قرآن کہتا ہے"



# میزابِ رحمت

بندے کے دل پہ رب سے کرے گر وفا نزُول
ہو لطفِ رب کا اس پہ کئی سَو گُنا نزُول

ہم کو رسولِ پاک (ﷺ) کی اُمّت میں بھیج کر
فرما چکی خدائے جہاں کی عطا نزول

انسان چاروں سمت جو دیکھے تو مان لے
دُنیا پہ رب کی رحمتوں کا ہے سدا نزول

احسان یہ بھی کم تو نہیں ہے، جو جان لیں
پانی کا آسمانوں سے رب نے کیا نزول

وہ سربسجدہ آگے خدا کے رہے نہ کیوں
جس شخص پر بھی کر گیا فہم و ذکا نزول

بندے پہ جو جُھکتا ہو لطفِ خدا کی سمت
ستّر گُنا خدا کی کرے مامتا نزول

قومِ ثمُود و عاد کا انجام دیکھ لو
حق کو نہ ماننے پہ بلاؤں کا تھا نزول

"کَانَ زَھُوْقًا" قسمتِ باطِل تھا، ہو گیا
حق کا نبی (ﷺ) کے آنے سے جب ہو چکا نزول

ہر حاضری پہ دل سے شہادت یہی ملی
ہے مُلتزم کے سامنے اکرام کا نزول

اَحکامِ دین کا جو اڑاتے ہیں مضحکہ
ان پر نہ کیوں کرے گا ہُجُومِ بلا نزول

دیکھا گیا کہ کر گئے موجودہ دور میں
مُمتاز قادری پہ حروفِ بقا نزول

محمودؔ کی قبول ہو مالک! یہ التجا
اس پر کرے مدینے میں حرفِ قضا نزول



# میزابِ رحمت

میرے غُفرانِ معاصی کا جو امکان ہُوا
حمدِ خالق مرے افکار کا عنوان ہُوا

پورا کعبے میں پہنچنے کا جو ارمان ہوا
میرے ہر درد و غم و رنج کا درمان ہوا

ربِ ارحم کی عطاؤں کے تصدّق جاؤں
مرحلہ حشر میں جو آیا، وہ آسان ہوا

حمد ہوتی تو ہے توفیقِ خدا سے، لیکن
کچھ مُعاوِن مرا اس باب میں وجدان ہوا

نعمتیں رب کی کوئی کم تو نہیں تھیں یوں بھی
بعثت آقا (ﷺ) کی، خدا کا بڑا احسان ہوا

"قَابَ قَوْسَیْن" سے کچھ بعد کی بھی باتیں ہیں
عرش کے قصر سے خالق کا یہ اعلان ہُوا

←

حضرِ الطافِ خداوندِ جہاں میں آیا
فردِ ناموسِ پیمبر (ﷺ) پہ جو قربان ہُوا

خود کو پہچانو تو خالق کو بھی پہچانو گے
معرفت نفس کی، رحمان کا عرفان ہوا

فرض تحدیث تھی اور شکر کا سجدہ لازم
نعمتِ رب پہ نہ یہ ہونا تو کُفران ہوا

رب و محبوب (ﷺ) کی تھی جس کے لبوں پر مدحت
آگے پیچھے تو اُسی شخص کے، رضوان ہوا

آج کے بندۂ دُنیا نے فرائض چھوڑے
کیوں تمنّائے جہانبانی میں ہلکان ہوا

اُس کے محبوب، مرے آقا و مولا (ﷺ) کے سوا
کیا کوئی اور بھی رحمان کا مہمان ہوا؟

رب کے محبوب (ﷺ) کی محمود توجّہ کے طفیل
حمدِ رب کا یہ مرا پانچواں دیوان چھَپا



# میزابِ رحمت

بچاتا ہے ہر اک تکلیف سے صُبح و مسا مالک
کہ ہے حاجت رَوا مالک، کہ ہے مُشکل کُشا مالک

اُسی کا حکم چلتا ہے نظاماتِ عوالم میں
کہ ہر شے کا خدا خالق ہے، ہر شے کا خدا مالک

شبِ دیجور کو ظلمت بھی ہے اس کی عطا کردہ
جو دے مہتاب کو، سُورج کو، انجم کو ضیا مالک

ہمہ اوقات یہ احساس بندے کا رہے زندہ
نہ ہو جائے کسی حرکت سے بندے کی، خفا مالک

سفارش ہو اگر محبوب (ﷺ) کی اُس کے، تو ممکن ہے
بقیعِ پاک میں مجھ کو عطا کر دے قضا مالک

مجھے بھی تو بہت بیماریوں نے گھیر رکھا ہے
بُصیریؒ کی طرح مجھ کو بھی دلوا اک ردا مالک!

حبیب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جس پر توجّہ دیکھ لیتا ہے
عطا کرتا ہے اس بندے کو توفیقِ ثنا مالک

کوئی تو برسرِ پیکار مُلّاؤں سے یہ کہہ دے
نہیں اچھا سمجھتا مومنوں میں تفرقہ مالک

سُوئچ اِس کا وہ کر دے آف، جب بھی اُس کا دل چاہے
ہے جب محمودؔ تیری زندگی کا کبریا مالک



# میزابِ رحمت

سب کے لیے رکھی تھیں خدا نے حجابیاں
محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لیے تھیں مگر بے نقابیاں

حرمین کے لیے یہ مری سب شتابیاں
اُستادِ رُستگاری کی ہیں دستیابیاں

دیکھو اسے تو پاؤ سکون و طمانیت
بیتِ خدا کی دید تک ہیں اضطرابیاں

خالق تو ہے کریم ولیکن ضرور ہیں
محشر میں تا نگاہِ کرم احتسابیاں

ہر کام کے نتیجے کی خاطر خدا کو دیکھ
ناکامیاں جو دے وہی دے کامیابیاں

بے وُقعتی جو دُنیا میں حاصل ہمیں ہوئی
اعمال کی ہیں اپنے یہ ساری خرابیاں
پھر اس کے بعد اُنؐ کا خدا سے وصال تھا
جبریلؑ کی تھیں سدرہ تلک ہم رکابیاں
حرمین میں ہیں فضلِ خدا و رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے
با عجز و انکسار مری باریابیاں
محمودؔ اِن کے ساتھ پڑھے تُو اگر درود
تیری دعاؤں کی نہ ہوں کیوں مُستجابیاں



# میزابِ رحمت

ہونٹوں پہ تجھے حمد و مناجات مبارک
اَلطاف و عطایا و عنایات مبارک
ہوں زائرو! مُزدلفہ و عرفات مبارک
غُفران و عطا کے یہ اشارات مبارک
یہ حُسنِ مُقدّر سے ملاقات مبارک
چہرے پہ ترے مکّہ کے ذرّات مبارک
اَسماءِ الٰہی کی جو تسبیح میں رویا
اُس شخص کو اَلطاف کی برسات مبارک
منزل جو لے اِس راہ سے اقلیمِ سُخن کی
کیوں ہوں نہ اُسے حمد کی برکات مبارک

ہو قائمُ اللّیل بھی، صائم بھی حرم میں
ہوں تاکہ عبادت کے یہ دن رات مبارک

تم چاہتے ہو، تم کو ملے جنّتِ مُعلّی
مکّہ میں عقیدت کے یہ جذبات مبارک

جب یادِ خداوندِ دو عالم میں مگن ہو
بندو! تمھیں اکرام کی بہتات مبارک

یہ عُمرہ بھی ہے، سُنّتِ سرکارِ جہاں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بھی
آبارِ علیؑ کا تمھیں میقات مبارک

محمودؔ یہ ہے تجھ پہ کرم ربِّ جہاں کا
تحمید کے، تہنیت کے نغمات مبارک!



# میزابِ رحمت

کبھی کبھی کی نہیں ہے، یہ ہے سدا کی صدا
قبولِ خاطرِ خالق ہے یوں ثنا کی صدا

ہے پیشِ رب جو صدا صدق کی، صفا کی صدا
یہ رحم و رافت و شفقت کو ہے گدا کی صدا

اساس پہ اگر الحاح کے رہے قائم
درِ خدا پہ ہے مقبول التجا کی صدا

ملن کی رات جو جبریلؑ رہ گیا پیچھے
تھی "اُدنُ مِنّی" کی سرور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے رابطہ کی صدا

حروفِ رحم و کرم حشر میں سنائی دیں
سنیں نہ کان خطاکار کے، سزا کی صدا

خدا جو پوچھے ہے "رَجُلٌ رَّشِید" کوئی یہاں
تو نکلے ہر دلِ مومن سے اک وفا کی صدا
میں سجدہ شکر کا، پہلے کروں گا مرنے سے
بقیعِ پاک سے آئی اگر قضا کی صدا
خدا سے آئی ہے مُمتاز قادری کے لیے
صدائے تہنیت کی شکل میں بقا کی صدا
خدا کی حمد اور نعتِ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) ہو لب پہ
پڑے جو کان میں محمودؔ کے فنا کی صدا



# میزابِ رحمت

تم سے حرا کا جب کرے کہسار گفتگو
سُننا وہ حمد کی بقا آثار گفتگو
ہونٹوں پہ تو ہے حمد کی بسیار گفتگو
منظور وہ ہے، جو کرے کردار گفتگو
"صَلِّ عَلیٰ" کی آڑ میں خالق سے بات کر
صحنِ حرم میں ہو اگر دُشوار گفتگو
وقتِ صلوٰۃ کرتے ہیں بندے کے قلب سے
خلّاقِ کائنات کے انوار گفتگو
کعبے کے گرد ہونٹ رہیں بند طوف میں
کرتا ہو صرف دیدۂ بیدار گفتگو

باتیں وہ، جو خدا سے رہیں عاجزی کے ساتھ
ہر اور گفتگو تو ہے بیکار گفتگو
ہمنوا ہو گوش ان پہ عمل کے لیے ترا
کرتی ہیں جتنی دین کی اقدار گفتگو
کی ہے حبیبِ خالقِ کونین (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فقط
حمدِ خدائے پاک کی شہکار گفتگو
محمودؔ پیشِ کعبہ گناہوں کے باب میں
جو بھی ہو، ہو پئے اقرار گفتگو



# میزابِ رحمت

تحمید کی کشتی ہے رواں موجِ بیاں میں
''خوشبو ہے دہن میں مرے، تاثیر زباں میں''
موجود نشاں رب کا ہے ہر ایک نشاں میں
پر ڈھونڈنے پہ پایا عیاں میں، نہ نہاں میں
جو کافر و منکر ہے، جہنّم میں جلے گا
پائے گا موحّد ہی جگہ باغِ جناں میں
جب دل سے پکارا ہے مصیبت میں خدا کو
تاثیر نظر آئے نہ کیوں آہ و فغاں میں
پانی ہے جو نازل کیا خلّاقِ جہاں نے
ہر جھیل میں، ہر ابر میں، ہر آبِ رواں میں

اللہ پہ ایقان سے سب کام بنے ہیں
جو بات یقیں میں ہے، کہاں وہم و گماں میں
رب چاہتا ہے، اس کے نہ بندے کبھی جھگڑیں
رکھی ہے سکینت تو فقط امن و اماں میں
محمودؔ جو اک ربّ و نبی (ﷺ) کی تھی ملن رات
وہ رات تھی ایسی کہ زماں میں، نہ مکاں میں



# میزابِ رحمت

ارشادِ نبی (ﷺ) اصل میں خالق کا ہے فرماں
ہے ذات کے عرفان سے رحمان کا عرفاں
ہُوں یُوں تو پئے نامۂ اعمال ہراساں
غُفرانِ معاصی کا مگر رب سے ہُوں خواہاں
دے راہنمائی جنھیں اللہ کا قرآں
سامانِ تعیُّش سے وہ بندے ہیں گریزاں
جو حامدِ خالق تھے، سُنائی دیا ان کو
میزاں پہ رسا ہوتے ہی، آوازۂ رضواں
تعمیل میں مصروف جو ہو حکمِ خدا کی
سودا یہ سرِ حشر نظر آئے گا ارزاں

ہے حکمِ خدا، صاحبِ ایماں نہیں قاتل
قاتل جو ہیں بندے وہ ہیں ''سو کالڈ'' مسلماں
اللہ بھی رحمان ہے، رحمت ہیں نبی (ﷺ) بھی
دونوں ہی عطا کیش و کرم بار ہیں یکساں
محمودؔ جو کرتا رہا کعبے کی زیارت
ہے روح بھی شاداں، تو رہا قلب بھی رقصاں



# میزابِ رحمت

ہم بھول جائیں جس کے ہوتے ہوئے خدا کو
کرنا ہی کیا ہے ہم کو اُس فہم کو، ذکا کو
بچپن ہو یا بڑھاپا، مت بھولنا خدا کو
یوں چلنا ابتدا سے، یوں جانا انتہا کو
رحمان کبریا نے فریاد اس کی سن لی
اُٹھے ہیں ہاتھ جب بھی محمودؔ کے دعا کو
جو بے ریا ہے بندہ، وہ رب کو چاہتا ہے
اللہ چاہتا ہے انسانِ بے ریا کو
میں نے نبیِ برحق (ﷺ) کا واسطہ دیا تھا
مقبول کیوں نہ کرتا اللہ التجا کو
اس نے تو کم کسی پر اپنی نعم نہیں کیں
دیتا ہے رزق مولا عاصی کو، پارسا کو

بدبخت اُس سے بڑھ کر دُنیا میں کون ہو گا
سُوئے حرم جو لے کر چلتا رہا اَنا کو

یادِ خدائے حَیّ و قیوّم میں نہ رہنا
یہ تو ہے خود بلانا انسان کا بلا کو

شکر اپنی ہر خوشی پر بھی اس کا کرتے رہنا
کرتے ہو یاد جیسے تکلیف میں خدا کو

قبلہ بنایا کعبے کو مالکِ جہاں نے
جب اہمیت عطا کی محبوب (ﷺ) کی رِضا کو

خوشِ قسمتی سے اپنی روزانہ دیکھتے ہیں
کرنا عطائے رب کا معدوم ہر خطا کو

دینِ خدا پہ جاں کو قربان کرنا سیکھو
چل کر رہِ فنا پہ لو منزلِ بقا کو

اَقصیٰ میں ربِّ عالم نے اپنے مصطفیٰ (ﷺ) کی
تسلیم انبیاءؑ سے کروایا اقتدا کو

بندے ہیں کیسے، اپنے اللہ کو بھلا کر
دُنیا خراب کر کے، اب چل دیے خلا کو

جاں ضیق میں ہے آئی محمودؔ اپنے گھر میں
دل مانگتا ہے اب پھر حرمین کی فضا کو



# میزابِ رحمت

مَیں نے خوشِ قسمتی سے اپنائی
حمدِ ربِّ جہاں کی دانائی

خاکِ بطحا جُونہی نظر آئی
گُنگ اپنی ہوئی ہے گویائی

جب بھی حاصل ہوئی ہے تنہائی
ہر عطا اپنے رب کی یاد آئی

دے مجھے یا خدا! یہ اچھائی
رکھ مجھے اپنے دیں کا شیدائی

لطفِ خالق کا ہے تماشائی
دیدِ کعبہ کا ہر تمنائی

ہر طرح بے مثیل ٹھہری ہے
خالقِ عالمیں کی یکتائی
حق ہے بندے پہ اپنے مالک کا
بندۂ حق ہو حق کا جُویائی
درِ بیتِ خدا کو دیکھتے ہی
حُسنِ رقّت سے آنکھ دُھندلائی
پایا میزاب کا زرِ رحمت
بھا گئی مُلتزم کی زیبائی
ہے وہی نورِ لَمْ یَزَلْ بے شک
روح و جاں میری جس نے چمکائی
جو نبی (ﷺ) کا ہے وہ خدا کا ہے
وہ ہے طیبائی جو ہے بطحائی
میں ثنا گوئے ربِّ عالم ہوں
بات فطرت نے مجھ کو سمجھائی



# میزابِ رحمت

ہے کعبہ جو ایوانِ شہرِ مُقدّس
ہے دراصل شریانِ شہرِ مُقدّس
جو ہے واقفِ شانِ شہرِ مقدس
رکھے دل میں ارمانِ شہرِ مقدس
کھڑا مجھ کو کر دیتا ہے مُلتزم پہ
یہ کیا کم ہے احسانِ شہرِ مقدس
یہ شہرِ مقدّس ہے خودِ کبریا کا
ہے رب خود نگہبانِ شہرِ مقدس
بسا لے حطیمِ مطہّر کو دل میں
جو تجھ کو ہے عرفانِ شہرِ مُقدّس

ہیں تکریم کا مسکن گلیاں یہاں کی
حرم ٹھہرا عنوانِ شہرِ مُقدّس

پہنچتا ہے طیبہ کے رستے سے کعبے
بہی بخت مہمانِ شہرِ مقدس

یہ ہے لطفِ خالق کہ احقر ہُوا ہے
یکے از سخندانِ شہرِ مقدس

تُو محمودؔ تذکارِ مکّہ کرے تو
ہوں الفاظ شایانِ شہرِ مُقدّس



# میزابِ رحمت

فضلِ رب سے جو ہوا ناصر و یاور ادراک
ہو گیا حمد کا اور نعت کا مصدر ادراک

ربِّ عالم کے کرم سے ہے میسّر ادراک
ایسا ادراک کہ ہے عِلم کا جوہر ادراک

جس کو اللہ سمجھ دیتا ہے، وہ جانتا ہے
یہ حقیقت کہ ہے اعمال کا رہبر ادراک

ربِ قُدّوس و مُہَیمِن کی ثنا کرتے ہوئے
لُطفِ منّان کا کرتا ہے سخنور ادراک

درک ہو رب کی عبادت میں جو تجھ کو حاصل
ہے مُنوّر جو تخیّل تو مُعطّر ادراک

سوچا تو خالقِ عالم کی ثنا کا سوچا
یوں ہُوا باعثِ صد حُسنِ مُقدّر ادراک

جس کا ہر لمحہ عبادت میں بسر ہوتا ہے
یہ وہی ہے کہ جسے دیتا ہے داور ادراک

اس کو قرآں کی قراءت کا سلیقہ آئے
جس کو فرمائیں عطا رب کے پیمبر (ﷺ) ادراک

لب پہ رکھتا ہے ثنا خالقِ مُتکبّر کی
کام محمودؔ کے یوں آتا ہے اکثر ادراک



# میزابِ رحمت

جو بھی ثنائے خالقِ کُل میں مگن رہا
اُس حمد خواں کا رُوحِ امیں ہم سُخن رہا

وحدانیت کے باب میں جس کا بھی ظن رہا
اس شخص کا تو بالیقیں دیوانہ پن رہا

تصویرِ کعبہ آنکھوں کے نزدیک تر رہی
یوں دور دور اپنے سے رنج و مِحَن رہا

اَحکامِ کبریا کی جو تعمیل ہم نے کی
دریائے التفاتِ خدا موجزن رہا

اس کا سبب تلاوتِ قرآن ہی تو ہے
خوشبو بکھیرتا جو کسی کا دہن رہا

اس کو رضائے خالق و مالک نہ تھی نصیب
جس کی نظر کے سامنے ہر وقت دھن رہا

حمدِ خدا و نعتِ پیمبر (ﷺ) میں آج تک
مرغوب بیشتر ہمیں طرزِ کہن رہا

مالک! ہمارے مُلک کو تو جانتا ہی ہے
ملبوسِ رہنما میں ہر اک راہزن رہا

محمودؔ میرے عُمرے کی حالت یہی تو تھی
سر کعبے کو جھکا تو مدینے میں من رہا



# میزابِ رحمت

کریں تغلیط پہلے تو جو ہم اپنی اناؤں کی
پذیرائی ہو رب کے ہاں یقیناً التجاؤں کی

وفا جو دینِ خالق سے کریں گے، پائیں گے عزّت
سرِ محشر نہ کیوں بھد ہو گی سارے بے وفاؤں کی

اگر پر لگ جائیں آقا (ﷺ) کے درودِ پاک کے اِن کو
رسائی عرشِ خلّاق جہاں تک ہو دعاؤں کی

شفاعت پر حبیبِ حق (ﷺ) کی ہے اتنا یقیں ہم کو
کہ جو مُذنب ہیں، صورت تک نہ دیکھیں گے سزاؤں کی

یہ اب جو خوبصورت شہر ہے دُنیا کے شہروں میں
کبھی رکھتا تھا مکّہ (شہرِ خالق) شکل گاؤں کی

←

درِ سرور (ﷺ) پہ آ کر' آگے رب کے' کر جو لے توبہ
معافی کیوں نہ ہو جائے گی بندے کی خطاؤں کی
نبی (ﷺ) کی نعت تو گاتے ملیں گے بیشتر بندے
خدا کی حمد بھی پا لے صدائیں خوشنواؤں کی
کوئی محمودؔ راہی ہے خدا کی راہ کا اِن میں؟
ذرا صورت تو دیکھیں آپ اپنے ''رہنماؤں'' کی



# میزابِ رحمت

خدا نے چکھنے کو اور بولنے کو ہمیں عطا کی جو اک زباں ہے
یہ خالقیت کو' رازقیت کو مان لینے کا امتحاں ہے
یہ نیلگوں بے ستون و بے درسا اپنے سر پر جو آسماں ہے
اِس ایک صنعت سے رب کی صنّاعی ساری مخلوق پر عیاں ہے
یہ شامیں آنکھوں کو ٹھنڈی سی' یہ پُرہول راتیں' یہ صاف صبحیں
یہ سارے ہیں شاہکارِ قدرت' حیات جن سے رواں دواں ہے
چمک ستاروں کی خامشی میں' یہ مہر کی روشنی میں حدّت
دھنک فلک پر' زمیں پہ سبزہ' خدا کی قدرت ہی کا نشاں ہے
دکھائی دیتا نہیں کسی کو مگر ہے اقرب ہر ایک جاں سے
نظر میں سارے جہاں ہیں پھر بھی وہ لازماں ہے' وہ لامکاں ہے
کوئی پرندوں کی بولیوں کو سمجھ سکے گا تو جان لے گا
کہ ہر پپیہا' ہر ایک کویل' ہر اک ابابیل حمد خواں ہے

←

خدا نے نعت اور مجھ کو سرکار (ﷺ) نے سکھایا ہے حمد کہنا
صلوٰۃِ آقا (ﷺ) جو ہے وظیفہ تو لب پہ تحمید کی اذاں ہے
وہی ہے ہر اک جہاں کا خالق؛ وہی ہے مور و مگس کا رازق
نشاں اسی کے ہیں چار جانب؛ اگرچہ کہنے کو بے نشاں ہے
اسی کو شایاں ہے پادشاہی نظامِ شمسی کی اور زمیں کی
اسی کی تخلیق سب جہاں ہیں؛ وہ سب جہانوں کا حکمراں ہے
رحیم و مُقسِط؛ علیم و ہادی؛ کریم و یاور؛ نصیر و کافی
وہ پردہ پوشِ گناہگاراں ہے یعنی ستّارِ عاصیاں ہے
پرندوں کو چہچہاہٹیں دیں؛ زمیں کو پھل پھول سے سجایا
یہ ساری دُنیائیں جتنی بھی ہیں؛ کرشمۂ حرفِ کُن فکاں ہے
اسی کی جلوہ گری ہے ہر جا؛ زمینِ خاکی سے تا ثُریّا
وہ خالقِ اِنس و جاں خدا ہے؛ اسی کی تخلیق این و آں ہے
توازُن اور تناسُب اس نے سبھی نظامات میں ہے رکھّا
مرتّبہ جس کا اک نظامِ نجُوم و خورشید و کہکشاں ہے
وہ جانتا ہے؛ وہ دیکھتا ہے رشید محمود ہر جہاں کو
سب اِنس و جن اُسکے حمد گو ہیں؛ ہر ایک شے اسکی مدح خواں ہے



# میزابِ رحمت

یوں ورائے عقل و فہم و علم ہے ذاتِ خدا
اُس نے رکھّا خُود کو ہر حدِّ تعیُّن سے وَرا
بحر و بر؛ اِنس و مَلک؛ شمس و قمر؛ ارض و سما
رب نے حرفِ "کُن" سے ہر اک چیز کو پیدا کیا
خالقِ ہر کائنات و مالکِ روزِ جزا
ہم کو دستورُ العمل قرآن جس نے دے دیا
کہنا پڑتا ہے اُسے لطف و کرم کی انتہا
بے طلب کرتا ہے ہر مخلوق کو خالق عطا
مُنہ کی کھانے آ گیا تھا دشمنِ بیتِ خدا
ہاتھیوں کے ساتھ ابابیلوں سے لڑنے اَبرَہہ

بندہ جو سازِ نفس پہ حامدِ مالک ہُوا
پا سکے گا صِرف وہ عرفان اُس کی ذات کا
شامیں آنکھیں میٹھی؛ شفاف صُبحیں دیکھ لو
ہیں زبانِ حال سے خالق کی یہ مدحت سرا
ہیں مُبرہن اِس حقیقت سے حروفِ "اَلحمدُ"
خالقِ عالم ہے سب کچھ جانتا اور دیکھتا
یہ بتایا ہے ہمیں اُس کے حبیبِ پاک (ﷺ) نے
سجدہَ ہر نوع ہے ربِّ عوالم کو رَوا
تابعِ احکامِ خالق ساری مخلوقات ہے
آتشِ نمرُود کو اِک حکم نے ٹھنڈا کیا
ہو زباں پہ روشنی محمودؔ نعتِ پاک کی
طاقِ دل میں حمد کا روشن کیے رکھنا دیا



# میزابِ رحمت

رحم و رافت کا عطا و جُود کا خُوگر خُدا
لطف فرما اپنے بندوں پر رہا اکثر خدا
مالکِ ہر خشک و تر ہے لائقِ حمد و ثنا
رازقِ ہر جاندار و خالقِ اکبر خدا
ایسا دیکھا کب کسی نے اِتّصالِ قُرب و بُعد
دور آنکھوں سے ہے اور ہے قلب کے اندر خدا
صاحبِ ایمان بندوں کا عقیدہ ہے یہی
حشر برپا ہو گا' ہو گا داورِ محشر خدا
صحنِ کعبہ میں تصوّر طیبہَ سرکار (ﷺ) کا
دیکھ لوں، میزاب تو کرتا ہے دیدے تر خدا

یہ محبّت کے تعلّق کی ہے اک طُرفہ نظیر
ہے مُحبِّ مصطفیٰ (ﷺ)، محبوبِ پیغمبر خدا

نااُمیدِ رحمتِ خالق نہیں ہوتے کہ ہے
بندگانِ مصطفیٰ (ﷺ) کا ناصر و یاور خدا

ہوں گے اَمراض و عوارِض سب بُرے حرفِ غلط
خواب میں دلوائے گا محبوب (ﷺ) سے چادر خدا

کیا ڈرائیں گے مجھے محمودؔ دُنیا کے ستم
رحمتہ للعالمیں (ﷺ) ہیں ساتھ ہے اوپر خدا



# میزابِ رحمت

جذبات رابطہ رہے احساس رابطہ
کرتا ہوں ربّ سے یوں سرِ قرطاس رابطہ

خالی نہ اس سے کوئی رہے لمحۂ حیات
حمدِ خدا سے ہو پئے اَنفاس رابطہ

میرا لرزتے کانپتے اعصاب سے ہُوا
ہیبتِ خدائے پاک سے حسّاس رابطہ

کیفیت اپنی یوں ہو قیامِ صلوٰۃ میں
مالک سے جیسے اُس کا کرے داس رابطہ

ان سے پناہ مانگنا ربِّ غفور کی
کرنا جو چاہیں آپ سے وسواس رابطہ

کام آئیں ایک دوسرے کے، رب کے حکم پر
مضبوط رکھیں ثروت و افلاس رابطہ

دل میں جو روز نیزے چبھوتی ہیں دوریاں
کرتی ہے مجھ سے حاضری کی آس رابطہ

بندے کا ربط رب سے ہے ممکن اسی طرح
ہو جب بھی، بندگی کا ہو عکاس رابطہ

سجدے کی شکل میں جونہی رب سے کیا گیا
محمودؔ دل کو آ گیا ہے راس رابطہ



# میزابِ رحمت

نغمہ جو ربِّ پاک کی حمد و ثنا کا ہے
اپنا وہی وظیفہ صباح و مسا کا ہے

اک لحظہ بھی جو یہ نہ رہے، ہم کہاں رہیں
بندوں پہ لُطف ربِّ جہاں کا سدا کا ہے

جو شے ہے، اُس کے حکم کے تابع ہے بے گماں
ہر چیز پر جہاں کی، تصرُّف خدا کا ہے

لاہور میں بھی رہتے ہوئے مجھ کو انتظار
حرمینِ پُرضیا کی مہکتی فضا کا ہے

احکامِ کبریا پہ چلو لوگو تم کہ وہ
مالک بروزِ حشر جزا و سزا کا ہے

شاید یہ روزِ حشر کو بھی کُھل نہ پائیں گی
پردہ خطاؤں پر جو خدا کی عطا کا ہے
داتا نگر میں ہیں جو سکینت فروزیاں
مجھ پر کرم یہ مکّہ کی آب و ہوا کا ہے
رب کے کلام سے یہ نتیجہ اَخذ ہُوا
عقبیٰ میں ہے صلہ تو نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) سے وفا کا ہے
خالق اسے اتارے بقیعِ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) میں
کندھوں پہ میرے قرض جو یہ اک قضا کا ہے
ناموسِ مُصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی حفاظت، خدا گواہ!
منزل بقا ہے، رستہ اگرچہ فنا کا ہے
محمودؔ یوں ہے حمدِ الٰہی میں تر زباں
رحمت ہے مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی، کرم کبریا کا ہے



# میزابِ رحمت

حبیبِ پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) کی رب نے محبت ہم کو کیا بخشی
بہ شکلِ اِتباعِ مُصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) راہِ ہدیٰ بخشی
مجھے توفیقِ حمد و نعت جو صبح و مسا بخشی
ریا کچھ اس میں خالق نے، نہ کچھ حرصِ انا بخشی
کرم ایسا ہے یہ اس کا کہ اس کی ہر خطا بخشی
مدینے میں جسے ربِّ دو عالم نے قضا بخشی
ہماری زندگی کے واسطے رحمان و ارحم نے
کواکب کو، مہِ تاباں کو، سورج کو ضیا بخشی
رکھی تخلیق کی صورت میں یہ ترتیب خالق نے
کہ مَردوں کو جواں مَردی تو نسواں کو حیا بخشی

تھا اس میں بھی کرم تو شافیِ مُطلق الٰہی کا
بُصیریؒ کو کلیمِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے جو شفا بخشی

بس اتنی شرط ہے، ہم بھی تو اُس کے حکم کو مانیں
تخصُّص ہے عطائے رب کا بندے کی خطابخشی

فضیلت آپ کی تسلیم کروانے کو مالک نے
نبیِ خاص (صلی اللہ علیہ وسلم) کو سب انبیاءؑ کی اقتدا بخشی

رسولِ پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) سے اس کی محبت کے نتیجے میں
فنا کی رہ سے علمُ الدّینؒ کو رب نے بقا بخشی

نواسیؓ کُن سے ہے محمودؔ سائے میں عنایت کے
اسے حرمین کی رحمان نے آب و ہوا بخشی



# میزابِ رحمت

ہیں خطِ توحیدِ خالق ہی کے سیدھے، صاف اور گہرے
کوئی الحاد کے جتنے خُطوطِ مُنحنی کھینچے

بنے ہیں قادر و قیّوم رب کے دستِ قدرت سے
جمادات و نباتات و وحُوش و اِنس و جاں سارے

گلوں کو رنگ اور خوشبو عطا کی خالقِ کُل نے
نظاماتِ الٰہی کے جہاں میں ہیں نشاں پورے

ہدایت دی نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے باب میں اللہ نے ایسے
"جب اُن (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ذکر ہو دُنیا سراپا گوش ہو جائے"

تجلّی طُور پر، قصرِ دنا میں اُس کی رُویت تھی
تعلّق کے خدا نے یہ الگ رکھّے ہیں پیمانے

کیا اللہ نے قائم نظامِ اجرامِ فلکی کا
جہاں کتنے کیے تخلیق اُس نے، یہ وہی جانے

وہ ہے عادل بھی، ہے قہّار بھی، ہے قادرِ مُطلق
اُسی کی قدرتوں کے سب جہانوں میں بجے ڈنکے
اُسی سے گردشِ سیّارگان و ارض قائم ہے
جہانوں میں اسی کی بادشاہی کے ہُوئے چرچے
اِجابت بھیک میں میری دُعا کو کون دیتا ہے
سوا اللہ کے ہے کون، جو میرے سُنے دُکھڑے
خدا جو اَللّطیف و الودود و المُہَیمِن ہے
عبادت اس کی کرتے ہیں سبھی اہلِ ولا سچّے
مِرا حمدِ خدائے پاک میں ہے سرنگوں خامہ
نظر آتے ہیں یوں اَلفاظ دُنیا کو مِرے اُجلے
عطا کیں اُنگلیاں چھُونے کو اور محسوس کرنے کو
دیے ایسے ہم ایسوں کو قویٰ محبوب (ﷺ) کے صدقے
جَبَل تو دیوہیکل نصب فرمائے ہیں مالک نے
زمیں مَسطُوح کی، اس پہ کھلائے اُس نے گُل بُوٹے
وہی جو صاحبِ وَہب و عنایات و عطایا ہے
وُحُوش و جِنّ و انساں سب، اُسی اَرحم کے ہیں منگتے
کلامُ اللہ دستورُ العمل ہے اہلِ ایماں کا
عمل اس پہ کریں محمودؔ ہم سارے تو کیا کہنے!



# میزابِ رحمت

ہے حاکمیتِ خالق کی سب ہمہ گیری
جہانِ اُخریٰ میں قانونِ رب ہُوا جاری
خودِ اُس کو دیکھ کر محبوبِ حق (ﷺ) نے پہچانی
خدائے واحد و یکتا کی شانِ یکتائی
توجّہ میری طرف سرورِ جہاں (ﷺ) کی ہُوئی
تو بحرِ نعت سے پائے ہیں حمد کے موتی
ہم اپنی حاجتیں اپنے خدا سے مانگتے ہیں
کہ اپنا خالق و مالک ہے مُعطیِ اصلی
لرزتا کانپتا جب مُلتزم پہ مَیں پہنچا
تو چشم و قلب سے لے کر تھی روح تک گیلی

←

وجود سب کو ملا حکمِ مالکِ کُل نے
جسد ہو تیرا، ہو دُنیا، نظام ہو شمسی
ہے فرق خالق و مخلوق میں بڑا واضح
جہان فانی ہیں سارے، ہے صرف وہ باقی
ترے کرم سے خدائے جہاں، بنا سب کچھ
تری عطا و عنایت ہے محفلِ ہستی
خدایا! ہم نے یہ تیرے کلام سے جانا
حبیب تیرا ہے، مظہر ترا ہے تیرا نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)
ہیں جتنے فرد اور ملّت کو آج کل درپیش
کرے گا حل تو مسائل یہ سارے خالق ہی
وہ ربِّ کعبہ کے دروازے پر بھی پہنچے گا
"فضائے خطّۂ طیبہ میں آ گیا جو بھی"
نہ تر زباں رہے محمودؔ حمد میں کیسے
خدائے پاک ہی نے اس کو دی ہے گویائی



# میزابِ رحمت

حمدِ رب کہنے کو ہے وفورِ لطافت لازمی
راستی اس میں ضروری ہے، متانت لازمی
یوں ہے جسم و جانِ مُسلم کی حفاظت لازمی
دشمنانِ رب سے لڑنے کو ہے طاقت لازمی
زائرِ کعبہ کو جب رب کی ہے رحمت لازمی
مُلتزَم کے سامنے کیوں ہو نہ رِقّت لازمی
کام یہ وہ ہے کہ جس میں دل سے شامل ہو کوئی
یوں ہوئی رب کی عبادت میں ریاضت لازمی
لابُدی ہے خواہشِ فردوس تو یہ جان لو
طاعتِ اَحکامِ خالق پر ہے جنّت لازمی

مان کر فرمان سارے عَبْد تُو بن کر رہے
مغفرت کا عبدِ خالق کو ہے خِلعت لازمی

جب خدا نے آپ بلوایا حبیبِ پاک (ﷺ) کو
ہو گئی معراج کی خلوت میں جلوت لازمی

"فَاتَّبِعُوْنِیْ" کے ذریعے کی کلامُ اللہ نے
رب کی اُلفت کو پیمبر (ﷺ) کی اِطاعت لازمی

جس کسی کا ہو عمل اَحکامِ خالق کے خلاف
اس کی خاطر ہے غم و آلام و آفت لازمی

یہ جو جُرأت قادری ممتاز کی ہے سامنے
ایسی پامردی کو ہے درکار عزّت لازمی

ہم مُسلمانوں کو یا اللہ! یہ کیا ہو گیا
جیسے ہو اک دوسرے کی ہم کو غیبت لازمی

دینا ہے ہر کام کا محمودؔ خالق کو جواب
ہو ترے ہر کام میں اک مقصدیّت لازمی



# میزابِ رحمت

جس کی کوئی ابتدا ہے اور نہ کوئی انتہا
ذاتِ خالق عقل میں انسان کی آئے گی کیا

چہرہ اس کا ہو گا روشن، ذہن بھی کُھل جائے گا
خالق و مالک کی جو کرتا رہے حمد و ثنا

گھر سے کعبہ تک درودِ مصطفیٰ (ﷺ) پڑھتا رہا
جب زیارت کے لیے میں شہرِ خالق کو چلا

اس نے گویا مقصد و مطلوب لکھ کر دے دیا
مُلتزَم کے آگے جو کرتا رہا آہ و بُکا

حمد کہتے کہتے ہو محبوبِ خالق (ﷺ) کی ثنا
قصرِ نعتِ مصطفیٰ (ﷺ) میں حمد کا ہو قُمقُمہ

جو دکھایا خالقِ عالم نے ہے "جَاءُوْکَ" کا
ہے قبولِ توبۂ عاصی کا واحد راستہ

اپنی نظریں عتبۂ محبوب مالک (ﷺ) پر ٹکا!
تاکہ ہو تیری طرف رب کی نگاہِ اعتنا
پاؤں گا دفنِ بقیعِ پاک کا مَیں مُدّعا
پا گئی حرفِ قبولِ رب جو میری التجا
وہ تصوّر میں کسی بندے کے آ سکتا نہیں
قربتِ قوسین سے بنتا ہے جیسا دائرہ
کون کہہ سکتا ہے، باتیں کیا شبِ اسرا ہوئیں
کیا پیمبر (ﷺ) نے کہا، کیا ربِّ عالم نے کہا
کب صلوٰۃِ کبریا خانہ پُری کی بات ہے
سر کو پیشِ خالقِ عالم عقیدت سے جُھکا
چاہے رب تو بحر بھی دُنیا کے بے طوفاں رہیں
وہ اگر چاہے تو آ جائے کہیں بھی زلزلہ
سوچ جو مُلک اور اہلِ مُلک کے بارے میں بھی
ایسا پاکستان کو مالک! عطا کر رہنما
ہم اگر ڈھونڈیں کلامِ خالقِ کُل میں اسے
حل نہ کیوں ہو جائے گا محمودؔ ہر اک مسئلہ



# میزابِ رحمت

یہ جو شکوہ و جاہ پہ راغب ہے آن بان
رب جانتا ہے، وجہِ مصائب ہے آن بان
دُنیائے دُوں کو چاہنے والوں کے سامنے
عبدِ خدائے پاک کی صائب ہے آن بان
اللہ کے بُلانے پر مَیں سربلند تھا
کعبے پہنچ گیا ہوں تو غائب ہے آن بان
ہے سربسجدہ بندہ حقیقت میں سرفراز
مغرور کی تو صدرِ معائب ہے آن بان
رب نے کہا "سراج" نبی (ﷺ) کو اِسی لیے
تابندگی ماہ و کواکب ہے آن بان

خالق کو ہے فروتنی انسان کی پسند
ظاہر میں گو نگاہوں کی جاذب ہے آن بان
عجز اختیار کر جو خدا والے ساتھ ہوں
اور سامنے ہو کفر تو واجب ہے آن بان
خوفِ خدا ہو اور ہو الفت حضور (ﷺ) سے
ورنہ تو پھر غرور کی مُوجب ہے آن بان



# میزابِ رحمت

زبانِ پاکِ نبی (ﷺ) سے ہے رشتۂ الہام
دکھا رہی ہیں احادیث چہرۂ الہام
اُبلتا دیکھتے ہیں اِس کے محترم قاری
کلامِ پاک کے حرفوں میں چشمۂ الہام
ہوئی تھی ابتدا جس کی کلامِ "اِقرأ" سے
جہاں میں پھیل گیا اک وہ لمحۂ الہام
کلامِ ربّ جہاں ہو حدیثِ قُدسی ہو
نظر نواز ہے ہر ایک صیغۂ الہام
جو بندے حکمِ خدائے جہاں پہ چلتے ہیں
رہا ہے ان کے لیے نرم لہجۂ الہام

ثبوت مل گیا مَا یَنطِقُ سے یہ کہ رہا
زمینِ حرفِ پیمبر (ﷺ) پہ قبضۂ الہام

مجھے جو حمد کے اشعار مُلہمانہ ملے
زبانِ دل پہ مرے ہے قصیدۂ الہام

حدیثِ پاک سے محمودؔ ہو گیا ثابت
کہ خواب سارے نبی (ﷺ) کے تھے حصّۂ الہام



# میزابِ رحمت

کی ہے خُدائے پاک نے تکمیلِ کائنات
ہو گی اُسی کے حکم سے تحلیلِ کائنات

آئینہ کاری نورِ خدائے جہاں کی ہے
رخشندہ سامنے ہے جو قندیلِ کائنات

اللہ کے کلام میں اس کی ہے ساری شرح
جیسے کہ حرفِ ''کُن'' میں ہے تفصیلِ کائنات

رکھا جواز خُود ہر اک شے میں کریم نے
رکھتی ہے سب وضاحتیں زنبیلِ کائنات

سب کچھ ہے یہ تو مرضی مولا پہ منحصر
تقلیلِ کائنات یا تطویلِ کائنات

ہے اشرف مخلوق یہٗ اس واسطے ہوئی
رب کی طرف سے بندے کو تحویلِ کائنات

تخلیق ہے یہ ربِّ کریم و غفور کی
ہے بے جواز ہر طرح تذلیلِ کائنات

مخلوق نوع نوع کی رب کی تو ہے مگر
انسانیت ہے باعثِ تفضیلِ کائنات

محمودؔ چاہیں آپ تو خود پڑھ کے جان لیں
اللہ کے کلام سے تمثیلِ کائنات



# میزابِ رحمت

خلّاقِ مالک کا ہے اقرار ضروری
اس صدرِ حقائق کا ہے اظہار ضروری

قرآن و احادیثِ نبی (ﷺ) میں جو بیاں ہے
ہے ہم کو پئے حمد وہ معیار ضروری

قرآنِ مقدّس میں بیاں کیں جو خدا نے
ہیں زندگی کرنے کو وہ اقدار ضروری

یہ حکم ہے رب کا، تو ہے سنّت بھی نبی (ﷺ) کی
گفتار سے پہلے رہے کردار ضروری

جو طاعتِ خلّاقِ عوالم کا ہو داعی
ہے اس کے لیے طاعتِ سرکار (ﷺ) ضروری

احکامِ خدا کی ہے جو تعمیل میں ساعی
اس کے لیے ہے خُلد کا گُلزار ضروری
دیکھو جو مدینے کے مناظر تو عزیزو!
ہے کعبہ کا منظر سرِ ابصار ضروری
اللہ کے محبوب (ﷺ) کا اُسوہ جو یہی ہے
کیوں ہو نہ رواداری و ایثار ضروری
حامد بھی کہے نعت تو ناعت کے لیے بھی
محمودؔ ہوئے حمد کے اشعار ضروری



# میزابِ رحمت

ہو جستجو جو تری اندمالِ غم کے لیے
تو سعی صرف رہے کعبے کے حرم کے لیے
کلامِ رب کو پڑھو حمد کے قلمکارو
گواہی نٓ کی ہے عظمتِ قلم کے لیے
کرم نمائیٔ خلّاقِ ہر جہاں مانگو
پیامِ موت ہے جو عُقربِ ستم کے لیے
نگاہِ رحمت و شفقت ہے رب کی بیکس پر
وعیدیں آئی ہیں سب طالبِ حشم کے لیے
کلامِ خالقِ عالم جو لائے اُس کے نبی (ﷺ)
یہ ہے پیامِ دساتیرِ کالعدم کے لیے

خدا کے گھر کی جسے معرفت نصیب ہوئی
نویدیں ساری ہیں اُس عارفِ حرم کے لیے
بنائے سارے عوالم، ہر ایک خشکی تری
خدائے پاک نے محبوبِ ذُوالکرم (ﷺ) کے لیے
خدا کی حمد و ثنا اور حضور (ﷺ) کی نعتیں
یہ زادِ راہ بہت ہے مجھے عدم کے لیے'
تُو بندہ رب کا ہے محمودؔ تجھ پہ لازم ہے
سجودِ شُکر رہیں رازقِ نِعَم کے لیے



# میزابِ رحمت

دیا خُدا نے ہے ہم سب کو ارمغانِ حیات
نہ حرف "کُن" سے تھا پہلے کہیں نشانِ حیات
خدا ممات کا حاکم ہے حکمرانِ حیات
رکھی ہے موت کہیں اُس نے درمیانِ حیات
بیاں کرے جو کوئی شخص داستانِ حیات
وہ مانے قُدرتِ قادر کو پاسبانِ حیات
خدا کی رحمت و شفقت کا سب کرشمہ ہے
اسی سے آنِ حیات اور اسی سے شانِ حیات
عطا کیے ہیں شب و روزِ زندگی رب نے
یہ جانچنے کو کہ کتنے ہیں قدردانِ حیات

نتیجہ اس کا نکالے گا حشر کو مولا
جو سوچیں تو ہے حیات اپنی امتحانِ حیات

یہ رُخشِ عُمر تو جب چاہے، روک دے مالک
ہے دستِ قدرتِ رحمان میں عنانِ حیات

خدا ہے وہ کہ وہ جب چاہے، روک دے سانسیں
یہ کس حیات پہ کرتے ہیں ہم گمانِ حیات

نکاتِ لُطفِ خدا کے بیان میں محمودؔ
زبانِ عجز میں کرتے رہو بیانِ حیات



# میزابِ رحمت

بس بندگی فروز ہو بندے کی بات بات
کام آئیں حمدِ خالقِ عالم میں کیا لُغات

تعمیلِ حکم ہو یا عبادت ہو یا ثنا
مدّاحی کے شجر کے ہیں یہ سارے ڈال پات

یہ وحدتُ الوجود ہو یا وحدتُ الشہود
ہر جا پہ ضو فگن ہے خدا ہی کی پاک ذات

مومن کی پُشت پر جو رہا دستِ کبریا
ہو گی شکست ظلم کو، کھائے گا کُفر مات

رب نے نبی (ﷺ) کو بھیجا تو سب سر کے بل گرے
عُزّیٰ ہو، نسر ہو کہ ہُبل یا منات و لات

روح و دل و نظر پہ پَر افشانیاں کریں
حمدِ خدا و نعتِ نبی (ﷺ) کی تجلّیات

جس شخص کا ہو اُسوۂ سرکار (ﷺ) رہنما
حق پہ عطا کرے اسے ربِّ جہاں ثبات

اسماءِ حُسنیٰ کی کرو تسبیح روز و شب
ہو وِردِ معصیت سے، غمِ دہر سے نجات

محمودؔ لطفِ حق کی اسے انتہا کہوں
ہو قریۂ حضور (ﷺ) میں میری اگر وفات



# میزابِ رحمت

نغمۂ حمد کسی شخص نے جب بھی گایا
زیرِ الطافِ خداوندِ دو عالم آیا

حرفِ تحمید و ثنا جب بھی لبوں پہ آیا
ربِّ الارباب کو نذرانہ ہمارا بھایا

جب بُلایا مجھے خلّاقِ جہاں نے در پہ
تلبیہ پڑھتا ہُوا کہتا ہُوا لبّیک آیا

اس کو بخشے گا محل باغِ جناں میں مالک
قصر جس فرد نے بھی اپنی انا کا ڈھایا

جس کو جو بخشا ہے بخشا ہے خدائے کُل نے
جس نے جو پایا ہے اللہ سے اپنے پایا

ابرِ اکرام و عنایات اسی .. پہ برسا
رب کے دربار میں جو اشکِ عقیدت لایا
خالقِ جُملہ عوالم نے جہاں کو بخشا
دین وہ جس نے زمانے کی پلٹ دی کایا
مثل اُن کی نہ کسی شکل میں جائز ہوتی
اس لیے رب نے نہ رکھّا تھا نبی (ﷺ) کا سایہ
صرف محمودؔ نہیں اُس کا دیا کھاتا ہے
خوانِ رزّاقِ عوالم سے سبھی نے کھایا



# میزابِ رحمت

بندہ جو رب کو قلب کے اندر مکیں کہے
امداد گار اس کو کہے اور مُعیں کہے
الھادیؔ الحفیظ کہے کبریا کو وہ
قرآں کو جو خلاصۂ دینِ مُبیں کہے
"الکافی" ہو پکار تری تو مَلَک اسے
انگشتریِ حُبِّ خدا کا نگیں کہے
ربؔ العزیز و الودود و الرّؤف ہے
سجدے میں جا کے بندۂ رب کی جبیں کہے
اَسماءِ رب ہوں جس کی زباں پر، اسے کوئی
کیوں کر اَلَم گزیدہ کہے یا حَزیں کہے
جو جانتا ہے مسکنِ رب یہ یا وہ نہیں
مکّہ کی سرزمیں کو وہ عرشِ بریں کہے

←

اُس کو وسیلہ دیں جو دعا میں حبیب (ﷺ) کا
اک حرفِ اِستجاب تو مالک وہیں کہے

ہیبت خدا ہے مجھ پہ، میں تجھ سے رفیع ہوں
کر کے خطاب چرخ . بریں کو زمیں کہے

سن کر ثنائے خالقِ عالم میں میرے شعر
مُنکر بھی میری سوچ کو حُسنِ یقیں کہے

مومن ہے، بندہ رب کا ہے، بینا وہی ہے جو
سمجھے جمیل رب کو اور حُسن آفریں کہے

حافظ کہو کلامِ مُبین کا تم اُسے
جو مصطفیٰ (ﷺ) کو شاہدِ کُل عالمیں کہے

ہر گانے والا گاتا رہے گانے حمد کے
ملہار ہو یا دادرا، یا بھیرویں کہے

خُود کبریا نے اپنے نبی (ﷺ) کو بنا دیا
''ایسا حسین، حُسن بھی جس کو حسیں کہے''

محمودؔ ورک رکھتا ہے معراج کا وہی
جو رُویتِ غفور کو عینُ الیقیں کہے



# میزابِ رحمت

سر جن کے سُوئے کعبۂ رحمان جُھکے ہیں
وہ لوگ رہِ طاعتِ سرور (ﷺ) پہ بڑھے ہیں

جو جادۂ تحمیدِ خدا پہ نہ چلے ہیں
الطاف و کرم ہائے پیمبر (ﷺ) سے پَرے ہیں

لائے ہیں وہی ابرِ عنایت بھرے سر پہ
جو اشکِ ندامت درِ کعبہ پہ بہے ہیں

ہیں قدرتِ خلّاقِ عوالم ہی کے مظہر
یہ جتنے اُفق چاند ستاروں سے بھرے ہیں

بخشش کے خریطے کا یقیں راہ نُما ہے
پیٹھوں پہ گناہوں کے تو گو بوجھ لدے ہیں

مالک ہی انھیں دے جو رہائی تو رہا ہوں
مومن ہیں، مگر گھرِ جرائم میں پھنسے ہیں
توحید ہے اللہ کی اُن سے مترشّح
اسباقِ عقیدت جو پیمبر (ﷺ) سے پڑھے ہیں
احکامِ الٰہی کی ہیں تعمیل میں ساعی
سچ ہے کہ یہ وہ بندے ہیں جو بندے بنے ہیں
قرآن کی ہر آیہ یہ کہتی ہوئی پائی
''سرکارؐ بڑے سب سے بڑے سب سے بڑے ہیں''
پہلے تو سلام اس نے پیمبر (ﷺ) کو کیا ہے
پھر حمد کے محمودؔ نے اشعار کہے ہیں



# میزابِ رحمت

ثنائے رب میں جو ہے رنگِ جاوداں کی جھلک
یقیں کی روشنی میں کیا کسی گماں کی جھلک
خدا کی حمد پہ پیغام تہنیت کا دیا
قضا و قدر نے دیکھی ہی تھی بیاں کی جھلک
خدا کے بارے میں کرنا ملائکہ کا سوال
جہانِ گور میں ہے ایک امتحاں کی جھلک
دکھائی رب نے قیامت کے پیش منظر میں
مجھے درودِ پیمبر (ﷺ) کے سائباں کی جھلک
یقین مجھ کو ہُوا ساحلِ سمندر کا
پڑی جو کشتیِ عشرت کے بادباں کی جھلک

یہ حمدِ ربِّ جہاں کے گلوں سے ہے ظاہر
نہ دیکھی گلشنِ اِخلاص نے خزاں کی جھلک

جو رب نے میرے لیے جنّت البقیع لکھی
قضا نے دیکھی مرے قلب شادماں کی جھلک

نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کو رب نے جو محمودؔ پاس بلوایا
تھی لامکاں میں بھی گویا کہ اک مکاں کی جھلک



# میزابِ رحمت

خالق کی بندگی کا ہے انعام دلکشی
آغاز دلکشی ہے تو انجام دلکشی

شہرِ خدا میں پائی گئی عام دلکشی
ہر صبح دلکشی ہے تو ہر شام دلکشی

ربِّ جہاں سے جس میں ہو عبدیّت آشکار
پاتا ہے بندوں کا ہر ایسا نام دلکشی

رب نے دیا نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ہمیں اُسوۂ حیات
اس پہ چلیں تو پائیں گے ہر گام دلکشی

اقلیمِ دینِ خالق و مالک ہے دل نشیں
ہے ورنہ ہر جہان کی تو خام دلکشی

یادِ خدائے کعبہ میں تسکینِ قلب ہے
بادِ صدائے کعبہ کا پیغام دلکشی

ہم نے تو شاہوں تک میں نہیں پائی' دوستو!
رکھتے ہیں جتنے کعبہ کے خُدّام دلکشی

محمودؔ اس کی شمّہ برابر کہاں نظیر
رکھتے ہیں جو شعائرِ اسلام دلکشی



# میزابِ رحمت

ہر ایک دُنیا خدایا! ہے راجدھانی تری
ہے مہر و ماہ و کواکب میں ضُوفشانی تری

نگاہِ دل کی جو رکھیں' وہ دیکھ لیتے ہیں
جہاں میں بارِ الٰہا! ہر اک نشانی تری

تمام زندگی فرمائی باذن سے تیرے
زبانِ پاکِ پیمبر ﷺ نے ترجمانی تری

خدایا! تو نے مجھے نعت پہ لگایا تھا
نبی ﷺ کے حکم پہ کرتا ہوں حمد خوانی تری

وہ بندہ مومنِ کامل ہے' مالک و مولا!
وہ جس نے عمر بھر ہر ایک بات مانی تری

ہر اک جہان کا خالق بھی تُو ہے رب تُو ہے
ہر اک جہان پہ مالک! ہے حکمرانی تری
حضور (ﷺ) کے لیے پیغامِ "اُدْنُ مِنّیْ" تھا
سُنی کلیم نے آوازِ "لَنْ تَرَانِیْ" تری
تری نظر رہی مالک! ہمیشہ طیبہ پہ
تو آخر دیکھ لی سرور (ﷺ) نے لامکانی تری
دیا ہے ذہن بھی تُو نے، زبان بھی تو نے
مری یہ حمد بھی، مولا! ہے مہربانی تری



# میزابِ رحمت

حسّانؓ و ابنِ رواحہؓ نے جب رہنمائی کی
ربّ و نبی (ﷺ) کی میں نے بھی مدحت سرائی کی
حکمِ خدا پہ چلنے کی صورت نکالنا
محشر کے روز ہو اگر خواہش رہائی کی
بے شک نگاہِ رحمتِ مالک میں آ گیا
جس نے کسی کے ساتھ کہیں بھی بھلائی کی
اُس کو معاف کرنا گوارا نہ تھا مجھے
ہر دشمنِ خدا پہ یوں میں نے چڑھائی کی
ربِّ جہاں کو تیرے عمل کیسے بھائیں گے
دل میں ترے نہ ہو اگر تکریم بھائی کی

نگاہِ رحمتِ خلّاقِ کائنات میں ہے
وہی جو اُس کے حبیبِ لبیب (ﷺ) کا ہے غلام
ہر ایک رنج و الم میں مدد کو آتا ہے
خدا کا نام یا اُس کے حبیبِ پاک (ﷺ) کا نام
اُسی کی دُنیا بھی اور آخرت بھی سنورے گی
رکھے جو پیشِ نظر حکمِ کبریا کو مُدام
رسا میں کعبے تک محمودؔ روز ہوتا ہُوں
کہ میرے ہاتھ میں اسپ خیال کی ہے زمام



# میزابِ رحمت

ہم کو محمودؔ دیا رب نے جو یہ جیون ہے
دیں کی حُرمت پہ فقط وارنے کے کارن ہے
جس کو توحید کے بارے میں کوئی اُلجھن ہے
اُس کے ایمان میں گویا کہ کوئی روزن ہے
ربِّ منّان کی صنّاعی کے شہکاروں میں
ہر تری خشکی ہے، ہر باغ ہے اور ہر بن ہے
سبحۂ اسمِ الٰہی میں مگن ہے ہر وقت
راز کو کھولتی اور بولتی جو دھڑکن ہے
جب سے ہوں: "صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا" کا عامل
زیرِ اکرامِ خدا تب سے مرا آنگن ہے

←

رب تو بندے پہ ہے غفّار و لطیف و اَرحم
نفسِ ملعون ترا آپ ترا دشمن ہے

نیو رکھّی گئی اَلطاف خدا پہ جس کی
باد و باراں کا ہدف آج وہی خرمن ہے

وہ ہو مکّہ کا کہ ہو شہرِ حبیبِ رب (ﷺ) کا
"حرمِ پاک پہ سجدوں سے جبیں روشن ہے"

یوں بھی محمودؔ ہوں مَیں خالقِ کُل کا حامد
"حمد" کی تاثیر کا درپن یہ مرا تن من ہے



# میزابِ رحمت

بندے کی بندگی کا ہیں انعام راحتیں
دلکش ہیں، دلنشیں ہیں، دل آرام راحتیں

بیتِ خدائے پاک میں ہیں عام راحتیں
باقی جہاں کی ہیں برائے نام راحتیں

پہنچائے مصطفیٰ (ﷺ) نے جو ربِّ کریم کے
تعمیل پہ ہیں لاتے وہ اَحکام راحتیں

صدرِ حقائق ہے یہ حقیقت عزیزِ من!
ہیں پیشِ رب سجود کا انجام راحتیں

سامانِ عزمِ خانۂ کعبہ یہی تو ہے
سوئے حرم چلو تو ہیں ہر گام راحتیں

وہ ہیں پیامِ امن و طمانیت و سکوں
دیتا ہے مومنوں کو جو احرام راحتیں
قسمت کھُلے تو پائیں صراطِ حمید سے
حکمِ خدا پہ چل کے سب اقوام راحتیں
بعدِ وفات جنّتِ ماویٰ کی شکل میں
پائیں گے دین کے سبھی خدّام راحتیں
دُنیا میں ہے رشید بڑا سب سے سچ یہی
لایا ہے بندوں کے لیے اسلام راحتیں



# میزابِ رحمت

جو بندگی میں دے نبی (ﷺ) کی پیروی عُروج
وہ قدرتی عروج ہے، وہ واقعی عروج
پیچھے قُدومِ جدِّ پیمبر (ﷺ) کے پڑھ نماز
قدموں میں تیرے آ رہے گا آپ ہی عروج
اللہ کے حضور مجھکو پیشِ مُلتزم
ہے سرفگندگی یہاں پہ، معنوی عروج
حاصل ہو بندگی سے تجھے عاجزی کا ذوق
حمدِ خدا سے پائے تری آگہی عروج
قدموں میں رَوند کُفر و تظلُّم کا ہر نشاں
ایسا جو ہو تو پائے تری زندگی عروج

اسماءِ رب پہ سر نہ جھکے یا جھکے ترا
وہ گفتنی زوال ہے، یہ گفتنی عُروج

معراجِ فن ہے مدحِ غفُور و حضُورِ پاک (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
پائے گی حمد و نعت ہی سے شاعری عروج

پڑھنا کلامِ خالقِ عالم جھکا کے سر
پائے گی سرمدی تری دیدہ وری عروج

اَحکامِ کبریا پہ ہے محمودؔ کم عمل
افسوس! پا گئی ہے یہاں بے حسی عُروج



# میزابِ رحمت

مصطفٰی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے بتانے پہ ہے اِکتفا
ہے وَرا ورنہ دانش سے ذاتِ خدا

جس کو جو کچھ ملا، کبریا سے ملا
جس کو جو کچھ دیا، کبریا نے دیا

ہم کو کہتے رہے ہیں یہی مصطفٰی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
سجدہ ہے صِرف ربِّ جہاں کو رَوا

اپنی ناکردہ کاری کا احساس تھا
سامنے مُلتزَم کے مَیں جب بھی گیا

داخلِ بیتِ خالق وہ گویا ہُوا
"جس کو دروازۂ مصطفٰی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مل گیا"

اُس کی توبہ قبولِ خدا ہو گئی
"جس کو دروازۂ مصطفٰی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مل گیا"

سب نظاماتِ عالم چلاتی ہُوئی
خالقِ کُل کی ہے قُدرتِ کاملہ

یہ حقیقت ہے قرآں سے واضح کہ ہے
ربُّ الاَرباب نگران اَعمال کا
مانو ایقان کے بَل پہ اللہ کو
عقل چکرائے گا ثمرۂ فلسفہ
جو جَلانے چلی تھی براہیمؑ کو
آگ کو ربِّ عالم نے ٹھنڈا کیا
ہونٹ نعتِ پیمبر (ﷺ) سے ہیں تر مرے
حمد کا طاقِ دل میں ہے روشن دِیا
مانگو رب سے وسیلے سے سرکار (ﷺ) کے
رب ہے مُشکِل کُشا رب ہے حاجت رَوا
جو خدا کی عطایا ہیں احسان ہیں
اُن کو مت بھولنا تم صباح و مسا
ایسا خوش بخت جنّت کا حق دار ہے
پائے کعبے سے جو خلعتِ اعتنا
جس کو مخلوقِ خالق سے ہے دشمنی
اس کو رہزن سمجھنا نہیں رہنما
اپنا محمودؔ محشر نہیں مسئلہ
ہیں نبی (ﷺ) شافعِ رحمان ہے رَبَّنا



# میزابِ رحمت

مشاہدات و دلائل پہ تو جو غور کرے
حیات تیری ہو رب کی توجُّہات تلے
جو بندہ نقش گرِ کائنات رب کو کہے
اسی کو حمد میں بھی اذنِ لب کُشائی ملے
دل و نگاہ اسے واجبُ الوجُوب کہے
عجائباتِ عوالم بنائے رب کے بنے
جو حفظِ حرمتِ دینِ نبی (ﷺ) میں ظلم سہے
عطا و بخششِ رحماں سے استفادہ کرے
رہِ سلوک کا راہی خدا کا دوست بنے
تو کوئی شے نہ دو عالم کی اُس سے مخفی رہے
بیانِ حمد کی خاطر اگر دماغ لڑے
بُراقِ فکر بھی محمودؔ تیرا تیز چلے
←

یہ جن و اِنس و وحوش و طیور کیا شے ہیں
شجر حجر سے سُنے حمد تُو جو کان دھرے
خدا کی قدرتِ کامل کی ہو نشان وہی
نظر جو بندے کی رنگینیٔ سحر پہ پڑے
خدا ہے نور سماوات و ارض کا بے شک
قمر کا قُرص اور فانوسِ خُور اسی سے جلے
وہ جس نے پیدا کیا ہے تمام اشیا کو
ہر ایک چیز پہ قانون اُس خدا کا چلے
یہ مرتبہ جو ملا تو فقط نبی (ﷺ) کو ملا
مجالِ تابِ جمال اور کیا کسی کو ملے
کرو گے سعی تو گنتی ہی بھول جاؤ گے
کوئی نہیں ہے جو رب کی نِعَم شُمار کرے
رہِ حبیبِ خدائے قدیر (ﷺ) کا راہی
وجودِ باری کا اقرار کیوں نہ کرتا چلے
نگاہِ ربِّ جہاں میں تو ایک تھے مُسلم
خدا کی رسّی کو چھوڑا تو بن گئے ہیں دھڑے
اگرچہ گھر ہے دُکھوں کا رشید یہ دُنیا
مگر کرم سے خدا کے ہر ایک رنج ٹلے



# میزابِ رحمت

اس جہاں میں مجھے حسنات سُجھانا یا رب
تا کہ ممکن ہو مِرا خلد کو جانا یا رب
تا کہ میں منزلِ مقصود پہ پہنچوں جلدی
اپنے محبوب (ﷺ) کے رستے پہ چلانا یا رب
تا کہ ہو جائے تری دید کی حسرت پوری
جلوۂ سرورِ کونین (ﷺ) دکھانا یا رب
تا کہ سرمست ہُوں تنعیتِ نبی (ﷺ) میں مَیں بھی
مئے تحمید کے دو جام پلانا یا رب
تا کہ بخشش کا ملے مجھ کو ضمانت نامہ
خاکِ طیبہ میں پسِ مرگ سُلانا یا رب

اُسوۂ سرورِ عالم (ﷺ) پہ چلائے اُس کو
رتبہ جس شخص کا تُو چاہے بڑھانا یا رب

جس میں اینٹیں ہوں تکبُّر کی، اَنا کا گارا
اُس عمارت کا ہو ممکن مجھے ڈھانا یا رب

کیوں نہ گُن گاؤں ہمہ وقت تری رحمت کے
کیا ضروری ہے، ملے کوئی بہانہ یا رب!

جاری ہو میری رگ و پے میں محبت اُن ﷺ کی
جن کے کہنے سے تجھے دُنیا نے جانا یا رب!



# میزابِ رحمت

پہلے تو حمد کیا مرے زیرِ قلم نہیں
کیا اس کے بعد مدحتِ رہبرِ اُمَم (ﷺ) نہیں

محمودؔ زندگی میں جو آشوبِ غم نہیں
لُطفِ خدا نہیں کہ نبی (ﷺ) کا کرم نہیں

ذکرِ خدا کو سن کے یا کعبہ کو دیکھ کر
دل بھیگتا نہیں ہے کہ سر میرا خم نہیں

رب اور حبیبِ رب (ﷺ) کی ثنا ہی حیات ہے
دل میں خیالِ غیرِ خدا کی قسم! نہیں

چوکھٹ کو مُلتزم کی جو پکڑے کھڑا رہا
پھر اس کو کوئی خدشہ رنج و الم نہیں

وہ رب ہے اپنا، اس سے ہی ہم مانگتے ہیں سب
پر جلبِ منفعت نہیں، جاہ و حشم نہیں
چوما غلاف کو تو کیا تسکیں نہیں ہوئی
دیکھا حطیمِ کعبہ تو کیا چشم نم نہیں
زمزم نظیفہ کاسوں میں ہم پینے والے ہیں
پیشِ نظر ہمارے کبھی جامِ جم نہیں
مومن ہیں ہم تو رب کا کرم مانگتے رہیں
اس کا کرم نہیں ہے تو محمودؔ ہم نہیں



# میزابِ رحمت

تھی بڑی رب سے عطا کی اُمّید
پوری ہے حمد و ثنا کی اُمّید
کر کے احکامِ خدا کی تعمیل
کیوں نہ رکھوں میں جزا کی اُمید
مَیں نے چاہا تھا، کہ کعبہ دیکھوں
اور کیا اِس کے سوا کی اُمید
دینِ خالق پہ نثارو جاں کو
اِس فنا میں ہے بقا کی اُمید
مجھ کو لاہور سے لے آتی ہے
کعبۂ رب کی فضا کی اُمّید

دنیا داری میں عبادت رب کی
حبس میں گویا گھٹا کی اُمّید

بیسیوں گو ہیں عوارِض لاحق
پھر بھی رب سے ہے شفا کی اُمید

ہے یقیں رب پہ کہ بر آئے گی
میری طیبہ میں قضا کی اُمید

بعدِ مُردن بھی رشید احمد کی
زندہ ہے لطفِ خدا کی اُمّید



# میزابِ رحمت

اَنا کے قشر میں کر کے شگاف شام و سحر
کرو تو کعبۂ رب کا طواف شام و سحر

خدا وکیل و مُجیر و خَبیر و مُقیط ہے
یہ دل میں ہوتا رہے انکشاف شام و سحر

سمجھ لیں ہم جو عفُوّ و ودُود مالک کو
خطائیں کرتا ہے خالق مُعاف شام و سحر

پڑھیں کلامِ خدا کو عمل کریں اِس پہ
اُڑھا کے رکھتا ہے جس کو غلاف شام و سحر

جنھیں خدا کی عنایت پہ کم بھروسا ہے
رہا تو ان سے رہا اختلاف شام و سحر

خدا نے ہم کو جہاں بھر میں کر دیا رُسوا
عمل جو اپنا ہے دیں کے خلاف شام و سحر
شبانہ روز ہم وہّاب سے مدد مانگیں
ہوا جہاں کی ہے اپنے خلاف شام و سحر
جو چاہیں ہم کہ ہو توبہ قبول ملّت کی
تو ہو نااہلیوں کا اعتراف شام و سحر
ہو تیرا تزکیہ محمودؔ اس کا امکاں ہے
کرے حرم میں جو تُو اعتکاف شام و سحر



# میزابِ رحمت

ایک مُظاہرہ الفت کا یہ قابلِ دید غفُور کا ہے
"حُسنِ ازل سے رُوئے ابد تک نور ظہور حضورؐ کا ہے"
حُسنِ تناسُب تخلیقات میں قائم رکھّا مالک نے
جوڑے بنائے ہیں خالق نے، ذکر اناث ذُکور کا ہے
شہکارِ خالق ہے انساں، دانش و بینش اس کو دی
تحفہ سب سے بڑھ کر اس کو بخشا ہے تو شعور کا ہے
غیر مُبدّل دستور اس کا صورت میں ہے قرآں کی
جو دُنیا نے بدلا چہرہ، تورات اور زبور کا ہے
رحمت اس کی مُتشکّل ہے سرورِ کُل (صلی اللہ علیہ وسلم) کی صورت میں
وہ جو مجسّم رحمت ہے، وہ ناظمِ کُل اُمور کا ہے

←

معدنیات پہاڑوں سے دیں، موتی سیپ سمندر سے
بکھرے ہیں فطرت کے مناظر، کرم یہ ربِّ غفور کا ہے
صُبحیں سب شفّاف، شبیں تاریک بنائی ہیں اُس نے
تو یہ تغیُّر اور تبدُّل حصّہ اک دستور کا ہے
مالک نے حرمین دکھائے تو محمودؔ نے یہ دیکھا
شہرِ خدا و شہرِ نبی (ﷺ) کا ذرّہ ذرّہ نور کا ہے



# میزابِ رحمت

قُربِ شہ رگ مرے رحمان کا اک راز بھی ہے
نفسِ انسان ہی اِس راز کا غمّاز بھی ہے
رب کی رحمت ہے جو انسان کی دمساز بھی ہے
اختتام اس کا یہی، اس کا یہ آغاز بھی ہے
اپنی رگ رگ میں جو توحید کی آواز بھی ہے
اپنے سرکار (ﷺ) کا یہ ثمرۂ اعجاز بھی ہے
''شاعرِ نعت'' کہا کرتی ہے مجھ کو دُنیا
یہ کرم رب کا مجھے باعثِ اعزاز بھی ہے
نعت سے میں نے جو پایا ہے، اسی میں لوگو!
پیرہن حمد کا اک خلعتِ ممتاز بھی ہے

جو نہ توحید کا قائل ہو وہی ہے جس کو
صنعتِ صانعِ عالم نظر انداز بھی ہے
جن کی خواہش پہ خدا قبلہ بدل دیتا ہے
"ہوں غلام ان کا' غلامی پہ مجھے ناز بھی ہے"
لطفِ رب سے ہے جہاں حمد سرائی کا شرف
فکرِ محمودؔ کی یہ رفعتِ پرواز بھی ہے



# میزابِ رحمت

قائم کرو خدا سے عقیدت کے دائرے
گھیرے میں تم کو لیں گے حقیقت کے دائرے
اوڑھیں تو بندے اُس کی شریعت کے دائرے
مضبوط ہیں غفور کی نُصرت کے دائرے
آنکھوں کے آگے چھا گئے حیرت کے دائرے
کعبے کے گرد دیکھ کے شوکت کے دائرے
اَحکامِ رب کی جو کرے تعمیل؛ دیکھنا
کرتے احاطہ اس کا لطافت کے دائرے
ربِّ خبیر اُتنا کرے گا زیادہ لطف
جتنے وسیع ہوں گے ریاضت کے دائرے
ہم بھول بیٹھے درسِ قناعت کریم کا
پھیلا لیے ہیں ہم نے ضرورت کے دائرے

رخشندگیِ کعبہ بساؤ نگاہ میں
معدوم ہوتے جائیں گے ظلمت کے دائرے

معراج میں جو پہنچے نبی (ﷺ) لامکان پر
جلوت شناس ہو گئے خلوت کے دائرے

کچھ اور بھی سمٹ گئے، جب رُوبرُو ہوئے
قَوسَینِ سے بنے تھے جو قُربت کے دائرے

سرور (ﷺ) کے واسطے سے خدا سے اگر کرو
گھیریں نہ کیوں دعا کو اجابت کے دائرے

نورِ ازل کو دیکھ وہ پاتا تو کس طرح
محدود تر تھے جس کی بصارت کے دائرے

بھیجے گا جب قضا کو ترے پاس کبریا
دیوارِ ریگ ہوں گے حفاظت کے دائرے

غیرت کے آسماں پہ محیطِ نگاہ ہیں
ممتاز قادری کی حمیّت کے دائرے

محمودؔ آنکھیں بند بھی رکھو تو دیکھ لو
چاروں طرف ہیں رب کی عنایت کے دائرے



۱

# میزابِ رحمت

رب کی ثنا کے ہیں سبھی جذبات محترم
ہے حمد محترم، ہے مناجات محترم

نعتِ حضور (ﷺ) کے ہیں خیالات محترم
اور حمدِ ربّ پاک کے نغمات محترم

ہیں شہرِ رب کے سارے مقامات محترم
مُزدلفہ محترم ہے تو عرفات محترم

حرمین محترم کی تو کیا بات، دوستو!
حرمین کے ہیں سارے مضافات محترم

دیتی ہے احترام کا اعزاز بندگی
اور بندۂ خدا کی ہے ہر بات محترم

←

احساس نے، وجدان نے مجھ سے کہا کہ ہیں
خاکِ دیارِ نور کے ذرّات محترم
بڑھ کر ہے مجھ کو سارے مواقیت سے کہیں
طیبہ سے ذُوالحُلَیفہ کا میقات محترم
دل جن سے کھنچتا ہے سُوئے شہرِ حضورِ پاک (ﷺ)
میزابِ زر کے ہیں وہ اشارات محترم
سب نسبتیں حبیبِ خدا (ﷺ) کی عظیم ہیں
ان کے صحابہ محترمؔ سادات محترم
محمودؔ ہم کو ربِّ سماوات کے ہیں سب
اکرام و التفات و عنایات محترم



# میزابِ رحمت

ہاتھوں میں ذہن کے رہا ہے پرچمِ تصوّر
اورؔ سُوئے حمدِ خالقِ کُل ہے رمِ تصوّر
پھل ایک پل میں سامنے لائیں عقیدتیں
کعبے میں جب رسا ہوا میرا دمِ تصوّر
محدود گو ہے قوسِ حطیمِ کریم میں
سوچو تو بیکراں ہے بہت عالمِ تصور
میزاب کی تھیں سُوئے مدینہ اشارتیں
گریاں جو بندے کی رہی چشمِ نمِ تصور
بیتِ خدا کے باب پہ پہنچو گے دفعتاً
دوری کے زخم پر جو رکھو مرہمِ تصوّر

روزانہ حاضری مری کعبے میں یُوں رہی
وجدانِ محترم جو رہا محرمِ تصوّر
اَمراضِ معصیت کا پیامِ شفا لیے
سیراب مجھ کو کرتا رہا زمزمِ تصوّر
غوّاصی تخیُّل و فکرِ رشیدؔ سے
دیتا ہے موتی یادِ خدا کے یمِ تصوّر



# میزابِ رحمت

لے گیا مکّہ مجھے وفورِ لطافت کا شعور
ہر قدم پر مل گیا مالک کی نُصرت کا شعور
مُلْتَزَمْ کے لمس سے مِیزَابِ زَرْ کو دیکھ کر
پا رلیا احقر نے بھی کعبے کی حُرمت کا شعور
جم گئیں نظریں حَطِیْم کعبۂ رحمان پر
دے گئی قدرت ہمیں یوں اپنی وقعت کا شعور
کُفر والوں کو ملے طوقِ ہزیمت آخرش
اہلِ ایماں پائیں تو اپنی عزیمت کا شعور
آیۂ تِلْکَ الرُّسُلْ کے فیضِ احسن کے طفیل
مومنوں کو ہے پیمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) کی فضیلت کا شعور

←

میرے سرکارِ جہاں، محبوبِ خالق (ﷺ) کے سوا
خلوتِ خالق میں پایا کس نے جلوت کا شعور

بندۂ ربِ قادری ممتاز، مُحسِن قوم کا
رکھتا تھا فضلِ خدائے کُل سے غیرت کا شعور

حمدِ ربِّ پاک کہلاتا رہا محمودؔ سے
حشر کے دن کے لیے اپنی ضرورت کا شعور



# میزابِ رحمت

کام دے گی حشر میں بھی ہم کو توصیفِ خدا
باثمر ہر حال میں ہے نخلِ تحمید و ثنا

کارفرما حکمِ خلّاقِ جہاں ہے ہر جگہ
آندھی ہو یا بادِ صرصر ہو کہ ہو بادِ صبا

سردی، گرمی، روشنی اور دھوپ اور بارش، ہوا
رحمتِ رحمان و ارحم نے ہمیں سب کچھ دیا

ذاتِ حق ہے ابتدا و انتہا تک سے ورا
کون جانے، کیا ہے اس کی ابتدا و انتہا

صورتِ قرآں میں سرور (ﷺ) کے ذریعے سے ہمیں
ایک دستورُ العمل فرمایا مالک نے عطا

←

واسطے سے مصطفیٰ (ﷺ) کے، مانگ تُو اللہ سے
یوں کہ ہے اصلاً وہی مُشکل کُشا، حاجت روا

سر بسجدہ تو رہیں بندے خشوعِ قلب سے
کیوں نہ پائیں گے درِ رحمت الٰہی کا کُھلا

ہیں سب اہلِ علم، اہلِ فکر اس پر مُتّفق
عقل و دانش کی پہنچ سے ہے ورا ذاتِ خدا

مُعطیِ جُملہ نعم سے مانگنا سیکھا اگر
قاسمِ اکرام (ﷺ) سے محمودؔ سب کچھ پائے گا



# میزابِ رحمت

ہیں جو خالق کی ثنا میں پارسا رطبُ اللّساں
اس میں پائے ہم نے عاصی بھی سدا رطبُ اللّساں

جو ہیں حمد و نعت میں صبح و مسا رطب اللساں
کیوں نہ پائیں گے سرِ محشر صلہ رطب اللساں

مکّہ میں خوفِ خدائے پاک سے حامد تھا میں
شکرِ رب میں شہرِ آقا (ﷺ) میں رہا رطب اللساں

لطفِ خلّاقِ عوالم مجھ پہ ہے بے انتہا
میں کرم پاتا گیا، ہوتا گیا رطب اللساں

میری ہر مصروفیت سے بڑھ کے، حمد و نعت ہے
رہ کے دُنیا کے علائق میں بھی تھا رطبُ اللّساں

←

باغِ جنّت بھی یقیناً ان کا ہو گا مُنتظر
کعبہ تک جب ہو ہی جاتے ہیں رسا رطبُ اللّساں
سُوئے جنّت جائے گا خُوش خُوش اُچھلتا کُودتا
کبریا کی حمد کی پا کر جزا رطب اللساں
جو دکھاوا ہے، نگاہِ کبریا میں شرک ہے
لاکھ حمدِ رب میں ہوں اہلِ ریا رطب اللساں
دیکھ کر سرکار (ﷺ) کو محمودؔ حق کا مدح گو
مَیں بھی تو تحمیدِ رب میں ہو گیا رَطبُ اللّساں



# میزابِ رحمت

بے نشاں رب کا ہے ہر نشاں بیکراں
لُطف و اِکرام کا ہے جہاں بیکراں
متن پھیلا ہُوا، سُرخیاں بیکراں
رب کی توحید کا ہے بیاں بیکراں
اِردگرد اپنے، چاروں طرف دیکھ لو
لطفِ رحمان ہے جاوداں، بیکراں
وہ تو تحمید خوانوں کی خاطر تنا
وہ جو ہے حشر میں سائباں بیکراں
منہ جو موڑا رہِ دینِ رحمان سے
سرفرازی نہیں، پستیاں بیکراں

اب ہے وہ میری آنکھوں میں بھی، دل میں بھی
پہلے تھیں کعبے سے دُوریاں بیکراں

حمد گوؤں کو بھی اِس میں شامل سمجھ
نعت گوؤں کا ہے خانداں بیکراں

ایک شب میں مسافت بھی صدیوں کی تھی
دیکھا آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ہے لامکاں بیکراں

دیکھے محمودؔ اِمسال سَن بارہ میں
سُوئے کعبہ رواں کارواں بیکراں



# میزابِ رحمت

ہیبتِ خُدائے پاک کی ایسی ہیں نکتہ چیں
شریانوں میں جو قلب کی بستی ہیں نکتہ چیں

حمدِ خدائے پاک کی داعی ہیں نکتہ چیں
بُستانِ مکّہ کی جو اَساسی ہیں نکتہ چیں

کعبہ میں لطفِ رب کی پیاسی ہیں نکتہ چیں
جو گوشہ ہائے چشم بھگوتی ہیں نکتہ چیں

صبحِ ازل سے ہم نے جو چاہی ہیں نکتہ چیں
باغِ ثنائے رب سے وہ پائی ہیں نکتہ چیں

دینِ خدائے کُل کی حقیقی ہیں نکتہ چیں
دُنیائے دُوں کی جتنی ہیں، فرضی ہیں نکتہ چیں

←

لبّیک کہتے' تلبیہ پڑھتے چلو تو تم
شہرِ خدا کی راہ میں ساتھی ہیں نکہتیں

بنجر زمیں بھی ہو تو کھلیں پھول لطف کے
حمدِ خدا کریں تو یقینی ہیں نکہتیں

پھوٹیں جو حجرِ اسودِ اطہر کے لمس سے
اجلی ہیں ایسی نکہتیں' اصلی ہیں نکہتیں

بستانِ حمدِ رب میں یہ محمودؔ پر کھلا
ہے مثلِ عطرِ عشق تو سرخی ہیں نکہتیں



# میزابِ رحمت

اشرفِ مخلوق خالق خاک کا پتلا ہُوا
اِرتقاعِ بندۂ رب تا بہ ثریّا ہُوا

حکم اور قانونِ خلّاقِ عوالم کا ہوا
جو نظر آتا ہے ہر اک چیز پر چلتا ہوا

لائقِ سجدہ خدائے لم یزل تنہا ہوا
یوں تکبّر بھی فقط اللہ کو زیبا ہوا

سچ اگر پوچھو تو لوگو! خالقِ کونین کا
ایک حرف "کُن" ہے سب کو زندگی دیتا ہوا

دین پر اُس کے نثار اِس کو کرو تو بات ہے
زندگی تحفہ جو مالک کا عطا کردہ ہُوا

←

صاف اِس کو بھی بُتانِ آز سے رکھنا ضرور
قلب کا کعبہ بھی گھر ربِّ دو عالم کا ہُوا

قادرِ و قیوم کے محبوب (ﷺ) کی تلقین سے
وہ صراطِ راست پر آیا' جو تھا بھٹکا ہوا

اُس نے اُکسایا ہے غور و فکر کرنے پر ہمیں
ہر درِ علمِ حقائق جس کا ہے کھولا ہوا

جو کہا حمد و ثنائے کبریا کے ضمن میں
شعر وہ سلکِ عقیدت میں گُہر میرا ہوا

"کُونِیْ بَرْدًا" آتشِ نمرود کو رب نے کہا
اِس کا ہر شعلہ خدا کے حکم سے ٹھنڈا ہوا

مُٹھی محبوبِ خدا (ﷺ) کی تھی' مگر اللہ تھا
کنکروں کو بھی زباں انسان کی دیتا ہوا

مَیں طوافِ بیتِ خلّاقِ جہاں کو بھی گیا
میرا جب بھی طیبہ سرکار (ﷺ) کو جانا ہوا

اس طرح محمودؔ مجھ سے بھی ہوئی حق کی ثنا
کہتے کہتے نعت مجھ کو حمد کا اِلقا ہُوا



# میزابِ رحمت

حق ادا حمدِ الٰہی کا کرے کیا کوئی
ہیں ورا فہم سے انسان کے' شانیں اُس کی

ساری دُنیاؤں میں قانون ہے رب کا جاری
اس کی تسبیح ہر اک چیز نہ کیسے پڑھتی

"نیک' مقبول' خوش اُسلوب' انوکھی' اچھی"
اپنے محبوب (ﷺ) کو خالق نے یہ سیرت بخشی

نظر آتی ہے ہمیں نورِ نبوّت کے طفیل
ماہ و خورشید و کواکب میں تجلّی رب کی

کی ہے مسطُوح زمیں' نصب کیے ہیں پربت
اور' ترتیب دیا رب نے نظامِ شمسی

قدرتِ قادرِ مُطلَق سے بنا ہے سب کچھ
آسمانوں کی بلندی ہو کہ فرشِ خاکی
نام لے کر جو چلیں ہادی و کافی رب کا
کسی میدان میں ہر سکتے نہیں ہیں بازی
خالقیت نہ نظر آئے ہمیں جو ہر جا
اس کا باعث تو ہے کوتاہ نگاہی اپنی
حکمِ مالک کی ہیں پابند زِ طرزِ خلقت
پانیوں کو جو ہوائیں ہیں اُٹھائے پھرتی
جو نہیں مانتے رازق کو اُسی کا کھا کر
ان کو دوزخ میں یہی سرکشی لے جائے گی
ہیں وہی مالک و مختار خدا کے بندے
کعبے کو رُخ کیے کرتے ہیں جو سجدہ ریزی
وہ جو احکامِ خدا پہ نظر آئیں چلتے
جُوتیاں ایسے ہی بختوں کی کرنا سیدھی
اُونگھ آتی ہے نہ نیند آتی ہے محمودؔ اُس کو
ربّ الارباب سے شے کوئی نہیں ہے مخفی



# میزابِ رحمت

بندہ خدا کے در پہ ہے افگندہ سر قبول
اور اس کی ہے حطیم میں بھیگی نظر قبول
کر لیں بشر کی غرض جو خیرُ البشر (صلی اللہ علیہ وسلم) قبول
تو اِس قبولیت کی ہے رب کو خبر قبول
بندے کی التجائیں کرے رب اگر قبول
حرمین کا ہو جائے نہ کیوں ہر سفر قبول
جو آنکھ کے صدف سے نکلتے ہیں ذکر میں
دربارِ رب میں پاتے ہیں ایسے گہر قبول
میزاب زر ترشح الطاف جب کرے
کعبے میں کیوں نہ ہو گی تری چشمِ تر قبول

←

پاتال قلب و روح سے نکلیں' یہ شرط ہے
تیری دعائیں ہوں گی بہ بابِ اثر قبول

ہے بارگاہِ ربّ و رسولِ کریم (ﷺ) میں
حمد اور نعتِ پاک کا حُسنِ ہُنر قبول

اک بار پھر ہو شوکتِ رفتہ راسے عطا
مالک! دعائیں اُمتِ عاصی کی کر قبول

محمودؔ پائیں وُقر یہ اشعار حمد کے
کر لے انھیں جو مالکِ ہر خشک و تر قبول



# میزابِ رحمت

میزابِ زر کے نیچے آنسو اگر بہائیں
سمجھیں کہ ہو گئی ہیں مقبول سب دعائیں

وجدان دے رہا ہے اندر سے یہ ندائیں
دینِ خدا کو اپنی درکار ہیں وفائیں

مَس ہو کے رب کے در سے آتی ہوئی ہَوائیں
دُنیا کے سب علائق سے میری جاں چھُڑائیں

طوفِ حرم میں بندے کرتے ہیں جو صدائیں
رب تک زیادہ جلدی عرضیں وہی تو جائیں

سرکار (ﷺ) کے وسیلے سے ہم پہ یہ کرم ہے
اپنی خطاؤں پہ بھی خالق کی ہیں عطائیں

←

مالک کے در سے ورنہ کچھ بھی نہ پا سکو گے
مت ساتھ لے کے جانا مکّہ تلک انائیں

تسکینِ قلب پانے کی ہے یہی تو صورت
رب کے حرم میں پہنچیں، سب درد و غم بھلائیں

حُبِّ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) جن کے کردار سے نہ جھلکے
کیسے نہ دے گا ان کو ربِّ جہاں سزائیں

پائیں نہ سربلندی محمودؔ کیوں جہاں میں
دل سے جو آگے رب کے، انسان سر جھکائیں



# شاعرِ نعت راجا رشید محمودؔ کی حمدیہ کاوشیں

## حمد میں نعت

یہ پہلا حمدیہ اور ۳۳واں نعتیہ مجموعہ تھا جو ۲۰۰۵ میں چھپا۔ اس کی منظومات کے ہر شعر میں ربّ کریم جلّ وعلا کی حمد کے ساتھ ساتھ حضور حبیب کبریا (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نعت و توصیف بھی تھی۔ ۱۲۰ صفحات میں موجود ۶۶ منظومات میں ایک کا مطلع یہ ہے:

خدایا! جو نہاں تھا پیار، اسے کر کے عیاں تو نے
کیا مہمان اپنا مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اپنے ہاں تو نے

## سُجودِ تحیّت

۲۰۰۷ میں شائع ہونے والے اس مجموعۂ حمد میں "اللہ" کے اعداد کی نسبت سے ۶۶ حمدیں تھیں۔ ۱۲۴ صفحات کے اس مجموعے کی ایک حمد کا مطلع یہ ہے:

خدا ظاہر بھی، باطن بھی ہے، ہر شے میں بھی، تنہا بھی
پسِ پردہ بھی رہتا ہے مگر ہے جلوہ فرما بھی

## خدائے شہِ زمنؐ

۲۰۰۸ میں شائع ہونے والے اس مجموعے کی ۶۶ حمدوں میں سے ایک کا مطلع:

توسّع فکر سے ارفع ہے خالق کی مشیّت کا
رسی کب مقدرت میں ہے بیاں قادر کی قدرت کا

## تحمیدِ رحمان

۲۰۱۰ کا مجموعۂ حمد۔ ۶۶ حمدیں۔ نمونۂ کلام یہ ہے:

یہ سبزہ زار، یہ بُوٹے، یہ پھول، یہ خوشے
کرم یہ سارے ہیں انساں پہ ربُّ العزّت کے

---

**میزابِ حمد** زیرِ نظر مجموعہ ہے **حطیم عقیدت** چھٹا مجموعۂ حمد زیرِ ترتیب ہے

# شاعرِ نعت کے مطبوعہ منتخباتِ حمد

## 1- حمدِ باری تعالیٰ

ماہنامہ ''نعت'' کا اجرا ۱۹۸۸ میں ہوا تھا۔ اس کا پہلا شمارہ ''حمدِ باری تعالیٰ نمبر'' (جنوری ۱۹۸۸) تھا۔ ۱۱۲ صفحات کی اِس کاوش میں صرف دو حمدیں شامل تھیں جن میں حمد کے ساتھ ساتھ نعت کا ایک آدھ شعر بھی ضرور شامل ہے۔ ان ۲۷ حمدوں کے علاوہ نثر میں بھی حمد کے موضوع پر سات مضامین ہیں۔

## 2- حمدِ خالق

۲۳۲ صفحات کا یہ انتخاب ۲۰۰۳ میں بیس صفحات کے مقدمے کے ساتھ شائع ہوا۔ تقدیم میں اس وقت تک سامنے آنے والی حمدیہ کاوشوں کا محاکمہ ہے۔ انتخاب میں ۱۴۱ شعرا کی ایسی حمدیں حوالے کے ساتھ شامل ہیں جو پہلے سے موجود اہم منتخبات میں نہیں تھیں۔ آخر میں ''حمد و نعت'' کے عنوان سے بھی تیس کے قریب منظومات شامل ہیں۔

## 3- نقوش۔ قرآن نمبر۔ جلد چہارم میں ''اُردو میں حمدیہ شاعری کا انتخاب''

اس کاوش میں ۸۷ مرحوم اور ۱۳ زندہ شعرا کا حمدیہ کلام ہے۔ یہ حصہ صفحہ [illegible] ۶۷۷ تک ہے۔ پروفیسر حفیظ تائب مرحوم نے لکھا تھا: ''اُردو میں حمدیہ شاعری کا انتخاب' حمد و نعت کے بڑے سکالر اور ماہنامہ ''نعت'' کے مدیر راجا رشید محمود نے کیا ہے اور اس میں محمد قلی قطب شاہ سے لے کر حافظ لدھیانوی تک' قریب قریب ہر اہم شاعر کا حمدیہ کلام آ گیا ہے''۔

(روزنامہ ''نوائے وقت''۔ ۱۹ جنوری ۲۰۰۲۔ مضمون ''حمد و نعت کی بہاریں'')

اس کے علاوہ ۵۶۔ اُردو مجموعہ ہائے نعت اب تک چھپ چکے ہیں۔ ۵۷ واں اور ۵۸ واں (اقامتِ نعت اور صلوٰۃِ نعت) زیرِ طبع ہیں اور ۵۹ واں مجموعہ ''ندائے نعت'' زیرِ ترتیب ہے۔ تین پنجابی مجموعہ ہائے نعت اور تحقیقِ نعت پر ۱۳ کاوشیں چھپ چکی ہیں۔ تدوینِ نعت' تدوینِ مناقب' سیرتِ رسولِ خیر (ﷺ) اسلامیات' پاکستانیات' نصابیات' تراجم اور سفرناموں کے علاوہ بچوں کے لیے نظموں کا ایک مجموعہ اشاعت پذیر ہو چکے ہیں۔


ويرفع إبراهيم القواعد من البيت وإسماعيل ربنا تقبل منا إنك أنت السميع